

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228439

UNIVERSAL
LIBRARY

شکر شکن شوند مهر طوطیان بند
زین قند پارسی که به بازار می رود

عطر دیوان حافظ

۱۳۳۹ م

مرتبه

جناب مولوی ابوالحسن صاحب صدیقی ایلانی
پیشانیافته چیف منیجر کار نظام خلدی اللہ علیہ السلام

مطبوعہ

نظامی پریس بیدایوں

نظام الدین حسین پریس و پبلشر

۱۹۲۱ء

قیمت

اعجاز القرآن

نظام

(مصنف مولوی محمد ابوالحسن صاحب صدیقی بدایونی پیشین یافتہ سرکار نظام)

یہ رسالہ ان مضامین کا مجموعہ ہے جو عرصہ ہوا ملک کے مختلف سائل و اخبارات میں طبع ہو کر مقبول عام ہو چکے ہیں اور اسی مقبولیت کی وجہ سے ان کو بطور رسالہ دوم مرتبہ طبع کرنے کی ضرورت ہوئی اور ان مضامین کا انگریزی ترجمہ بھی پچھپ کے ممالک غیر میں شائع ہوا اس رسالہ میں انوکھے طرز استدلال سے قرآن مجید کو اس کی ندر و فی شہادت سے منزل میں اثبات کیا گیا ہے گا خدا و چھپائی نہایت عمدہ خواہ اُردو خواہ انگریزی قیمت فی جلد مقرر ہے مصنف سے ذیل کے پتے سے مل سکتی ہیں۔

مولوی ابوالحسن صدیقی بدایونی شہر شوری محلہ بدایوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہتمم مطبع کی طرف سے

گزارش

شاہد آں نسبت کہ میرے دمیائے دار
بندہ طلعت آں باش کہ آئے دارد

گزشتہ چند سال میں مطبع نظامی سے کلیات شیعہ اور اش کے بعد

سید اس مسعود صاحب بی اے آکسرن کی تحریک سے اردو دیوان
غالب کے تین نفیس ادیشن چھپ کر نکل چکے ہیں اور دیگر سائنہ اردو کے کام کو صحت اور اوقات
کے ساتھ چھاپنے کا انتظام ہو رہا ہے چنانچہ میر انیس کے مرثیہ کی پہلی جلد چھپ رہی ہے خواجہ
میر درد اور مومن کے دیوانوں کی صحت کا کام جاری ہے۔ اردو کے اساتذہ کے کلام کی
اشاعت و طباعت بجلے خود ایک بڑا کام ہے اس لیے باوجود بعض اسباب کے میر انیس کے
مجموع فارسی شعر کے کلام کے طبع کر نیکی طرف توجہ کر لے کا موقع نہ ملا لیکن میر انیس کے ادب و تعلیم

ہم وطن بزرگ قوم مولوی ابوالکلی صاحب صدیقی بدایونی پشتر چیف سسرکار
نظام خلد اللہ ملک کے اہل ذوق و شوق کی بدولت جو آپ کو خواجہ حافظ کوکام سے
ہو نظامی پُرس کو آج بيشرف حاصل ہو گیا کہ فارسی اساتذہ میں سے آج اُس شاعر کے دیوان کا ایسا

اے مولوی صاحب موصوف نیا صدیقی شیخ ہیں آپ حضرت ابو بکر صدیق سے اکتیسویں پشت
میں ہیں آپ کا خاندان بدایوں میں شیخ فرشتوری کے نام سے مشہور ہے اس خاندان کو موصوف اعلیٰ فرشتوری
سے جو مصر کے قریب ایک مقام تقاسمات زیدیہ کے ہمارے سلطان شمس الدین کے عہد میں پہنچے میں ملی
آئے اور وہاں سے بلگرام پہنچے اور شیخ امام ہیں جبکہ سلطان سید علاء الدین بادشاہ دہلی بدایوں
میں تھے ان کے مورث شیخ کمال الدین فرشتوری بلگرام سے بدایوں آئے مولوی صاحب موصوف مولوی
عزیز الدین صاحب کے جو مصنفی کے عہد پر ممتاز رہے ہیں اور جن کو فنی شعر میں مرزا غالب دہلوی سے
تلمذ حاصل تھا فرزند اکبر ہیں شیخ امام میں بنام بدایوں پیدا ہوئے عنایت اساتذہ سے فارسی عربی کی
توبہ حاصل کی اس کے بعد بریلی کالج اور بیورو سٹرل کالج الہ آباد میں بی سٹینڈنگ ٹیچر کی تعلیم پائی تعلیم
فارغ ہو کر فٹ اے میں جب ملگڑ تھیں کچھ سنتہ العلوم کا اجراء ہوا آپ اُس کے سب سے پہلے اسٹرمنٹر ہوئے
اُسی زمانہ میں جب سرسید روم واسٹرٹ ہنگلی کو نسل کے رکن منتخب ہوئے تو ان کے ساتھ بطور اُن کے
پرائیویٹ سکریٹری کے کام کرتے رہے تقریباً چار سال تک آپ نے اس خدمت کو انجام دیا جسے آخر پر ایل ماسٹر ملک
بائی کوٹ والا بادشاہ نے جو گورنمنٹ اسٹیلٹر سسرکاری مترجم کے کام کیا اُس کے بعد شیخ شمس الدین حیدر آباد میں جا کر
سسرکار نظام خلد اللہ ملک کی ملازمت میں منسلک ہوئے اور سب سے پہلے دارالہمامی کے مساف میں شامل ہو کر صیغہ راز میں
امور کے چیف جی کے عہد تک ترقی پائی اور شیخ عین فیضہ حاصل کیا۔ اب وطن میں خانہ نشین ہیں ۱۹۱۷ء میں

نذر شافین کرتا ہی جس کو فارسی نظم میں غزل کا بادشاہ مانا گیا ہے اور جس کا کلام سوز و
گداز اور درد سے مہرا ہوتا ہے۔ حافظ اسی کے کلام کو سب خاصہ صریحیت حاصل ہے کہ پاسو
برس سے زیادہ مدت گزر جانے کے بعد آج بھی ان کے اشعار میں ایک خاص لطافت
پایا جاتا ہے۔ مردہ طبیعتوں میں ان کے پڑھنے سے ایک جوش پیدا ہوتا ہے کہ حافظ
کے یہاں ایسے شعر بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں جو انسان کو اعلیٰ درجہ کا ذہانت
سکھائیں استاد کا کام دیتے ہیں سلاست اور روانی کو حافظ کے تخیل کا زیور سمجھنا
چاہیئے یہی وجہ ہے کہ حافظ کے بہت سے اشعار یا مصرعے ضرب الامثال کے
درجہ پر پہنچ گئے ہیں اور نہ وہ صرف فارسی ادب میں مستعمل ہیں بلکہ
اردو ادب کے مضمون نگار یا مصنف بھی اس سے مستفید ہیں مثلاً
آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرف است بادستال تلطف بادشمنان مدارا
نہاں کے ماند آں راز سے کرو سازندہ مخلصا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲) جب بدایوں میں مسنن اسلامیہ ہائی اسکول قائم ہوا تو تین سال کے لیے آپ اسٹے
پہلے معتمد اعزازی منتخب ہوئے۔ اعجاز القرآن میں کلام مجید کے طبعیہ نکات بیان کیے گئے ہیں آپ کی
تصنیف سے ہے اس معینہ سالہ کانگریزی ترجمہ بھی آپ نے کیا تھا جو چھپرہ مالک غیر منسلک ہے اس
ترجمے میں قدسی کے ان تمام اشعار کا جو اصل کتاب میں جا بجا آئے ہیں انگریزی نظم میں ترجمہ کیا گیا ہے
حال میں کئی ایک نثری کتاب ”شہید لسان الغیب“ شائع ہوئی ہے فارسی زبان اور شعر و سخن کا آپ کو عرصہ
مذاق ہے۔ شاعر نہیں ہیں لیکن طبیعت سوز و دل پائی ہے۔ فن عروض میں کامل حاصل ہو۔

۶ بہیں تفاوت رہ از کجاست ناپہ کجاست	
۷ جواب تلخ می زید لب لعل شکر خارا	
۸ ایں کہی بنیم بہ بیداری است یارب یا بخواہ	
ارباب حاجتم دزیان سوال نیست	در حضرت کریم تنها چه حاجت است
۹ در کار خیر حاجت ہیج استخاره نیست	
مباش در پی آزار و ہرچہ خواہی کن	کہ در شریعت ما غبار ازین کتاب نیست
رواق منظر چشم من آست شبانہ نشست	گرم نماؤ فرودا کہ خانہ خانہ تست
حافظ و طیفہ تودہ کا گفتن است و پس	در بند آں مہاش کہ نشنید یا شنید
۱۰ عیب ہے جہد بگفتی بہر شش نیز بگو	
کس نہانست کہ منزل کہ مقصود کجاست	ایں قد رست کہ بانگ برس می آید
۱۱ دیو یگر بزد از آں قوم کہ قرآن خوانند	
آسمان بار امانت نتوانست کشید	فرعہ فال بنام من دیوانہ زدند
۱۲ چہ دلاور است دزدے کہ کجفت چراغ دارد	
دست از طلب ندارم نہا کہ من برآید	یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید
رسید نرود کہ ایام غم نخواہد ماند	چنان نہاند چنین نیز ہم نخواہد ماند
من از بیگانگان ہرگز نہ ناالم	کہ با من ہرچہ کرد آں آشناکرد
نقیب باست بہشت اخذ شناس برد	کہ مستحق گرامت گناہگار اند

۶ نہ ہر کس پر ہمت قلندر سی داند

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و ہمیر میکنند چوں بہ خلوت میر و تدآں کار دیگر میکنند

تو یہ فرمایاں چہرہ خود تو بہ کتر میکنند

نصیحت کفایت بشنو بہانہ میگیر ہر آنچہ ناصح شفق بگو دیت پذیر

ما قصہ سکندر و دارا نخواندہ ایم از ما بجز حکایت مہر و وفا میرس

رموز مصلحت ملک خسرواں دانند گدائے گوشہ نشینی تو حافظا محروقت

یا مکن با پسلبانان دوستی یا بن کن خانہ دہر خور دیل

در پس آئینہ طوطی صفحہ داشتہ اند آنچہ استاد ازل گفت ہماں مگویم

ما دیال را چشم یار می داشتیم خود غلط بود آنچہ ما پسنداشتیم

این چہ شورسیت کہ در دور قمری بینم ہمہ آفاق پر از نقشہ و مشرعی بینم

اسی تازی شدہ بحر جہ زیر بالال طوق ز ترین ہمہ در گردن خرمی بینم

۷ مطرب خوش نوا بگو تازہ بہ تازہ نو بہ نو

فکر خود و رائے خود در عالم زندگیست کفرست دیں مذہب خود بینی و خود رائی

برو این دام بر مرغ و گر نہ کہ عنقار ایلند است آشیانہ

در رہ منزل لیلی کہ خطر ہاست بجای شرط اول قدم آنست کہ جزاں باشی

این خرقة کہ من دارم در رہن شرب آگاہ دیں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولی

نتیجہ بر جائے بزرگاں نتوان زد بگزاف مگر اسباب بزدگی ہمہ آمادہ کنی

دیوان حافظؒ کے اس انتخاب سے جس کو آئندہ صفحہ سب میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے
مولوی ابوالحسن صاحب موصوف کے مذاق سلیم کا پتہ چلتا ہے۔ انہوں نے
۵۴ سال تک حافظؒ کے کلام کا مسلسل مطالعہ کیا ہے جس سے ان کو کلام
حافظؒ سے ایک خاص مناسبت پیدا ہو گئی ہے اور اس کثرت مطالعہ کے باعث
وہ سچ بیچ دیوان حافظؒ کے حافظ ہو گئے ہیں۔ بلا مبالغہ ان کو سارا دیوان قریب
قریب از بر ہے۔ صاحبان بصیرت و ذوق اس انتخاب کو پُر ہلکہ جس کو
بجا طور پر "عطر دیوان حافظ" کہا گیا ہے ایک خاص لطف حاصل کریں گے شاید
کہا جائیگا کہ بیہ انتخاب محشی کیوں نہ شائع کیا گیا۔ لیکن۔ لسان الغیب کے
ہوتے ہوئے جس کی کمی کو قابل مولف کی تنقید لسان الغیب جو حال ہی
میں چھپ کر شائع ہوئی ہے پورا کر دیا ہے اس خلاصہ کے ساتھ نوٹ دیسی کی
ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ اس انتخاب کی طباعت میں صحت کا خاص اہتمام
کیا گیا ہے خود عدیفی صاحب مولف انتخاب ہڈانے اس کو اپنے اس نسخے
سے جس کو انہوں نے ۵۴ سال گزشتہ کی محنت سے مختلف نسخوں کو مہیا کر کے صحیح
کیا ہے نقل کر کے کاتب مطبع ہڈا کو دیا اسکے بعد کاتب کی غلطیوں کو انہوں نے
اپنی نگرانی میں درست کر لیا۔ سب سے آخر میں پردوں کی تصحیح کرنے کی تکلیف اٹھائی
غرض کہ یہ انتخاب اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک خاص چیز ہے۔ اس

لے بیہ دیوان حافظؒ کی بہترین شرح جو اردو زبان میں مولوی دلی اللہ صاحب بی۔ اے
ایلی ایلی بی ریٹ آباد نے لکھی ہے۔

فنجی میں قریب قریب وہ تمام اشعار جن کی صورت بازاری نسخوں میں کتابوں کے دستِ بیداد سے نسخ ہو گئی ہو صحت کے ساتھ فوج کیے گئے ہیں صحت کو انتظام کے علاوہ ایسے وقت میں جبکہ سامان طباعت کے متعلق قریب قریب ہر چیز گراں ہو رہی ہے حتیٰ الامکان اس کتاب کی ظاہری خوشنمائی کی طرف سے بھی لاپرواہی نہیں برتی گئی ہے۔ کاغذ سفید چکن اعلیٰ قسم کا استعمال ہوا ہے۔ لکائی بھی دیدہ زیب ہے چھپائی میں اگر خوش رنگ جدولوں نے اس کے حسن کو نہیں بڑھایا ہے تو سادگی اور یکسانیت نے دلفریبی کی شان ضرور پیدا کر دی ہے جس سے وہ ملک کے جدید تعلیم یافتہ جماعت کے جس کو علوم جدیدہ کے ساتھ مشرقی مذاق کی کتابوں کو بھی اپنے کتاب خانوں میں رکھنے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ پسند کے قابل بن گیا جو میں نے تفارل کے طور پر ”عطر دیوان حافظ“ کی قبولیت کے متعلق خود حافظ سے پوچھا جواب میں عنوان کا شعر ہاتھ آیا میں سمجھتا ہوں کہ اس انتخاب کی قبولیت عامہ کے لیے یہ نال نیک ہے اس کو ملک سے ضرور قبول عام کی سند ملیگی اور قابل مولف کی سنی مشکور ہوگی انشاء اللہ العزیز

خکیس

نظامی بدایونی

نظامی پریس بدایوں

۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء

قطعه تاریخ از مولف

چو از همت و لطف فیضانِ حاقظ جواهر بر آوردم از کانِ حاقظ
 کشیدم فرج بخش و مطبوع عطی ز گلخانهٔ خوشبویِ بستانِ حاقظ
 شدم در سفر فکر تاریخِ هجری خرد گفتم گو عطر دیوانِ حاقظ
 ۱۳۹۳ هـ ۱۳

مصرعه تاریخ سال عیسوی

عطر دیوانِ اشرفِ حاقظ
 ۱۹۶۲۰

تمہید

من زحافظ مغز را برداشتم
پوست بہر دیگران بگزاشتم

خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ کا کلام موعظت النبیام علیہ
دنیا میں پائسوبرس سے سرمد بخش روح اہل مذاق رہا ہے۔ مجالس وجد و
سماع و محافل رقص و سرود کی جان اور عارفان خدا اور صوفیان باعفا کا دین و
ایمان رہا ہے انکے کلام کو پڑھ کر ہر شخص جو ذوق سلیم رکھتا ہے بیباختہ کہہ اٹھتا ہے
ندیدم خوشتر از شعر تو حافظ بر قرآنے کہ اندر سینہ دار ہے
چونکہ فطرت انسانی کے ہر شعبے اور ہر پہلو پر یہ کلام حاوی ہے اس
وجہ سے متقدمان حافظ اس سے افادہ کرتے اور اپنی مرادوں کے موافق جواب
پاتے ہیں۔ یہ خصوصیت کسی دوسرے کلام انسانی میں اس وجہ سے نہیں ہے
اگر فالوں کی جو کتب تواریخ ہیں درج ہیں یا جن کی روایتیں سسینہ سبینہ
ہم تک پہنچی ہیں تفصیل بیان کی جائے تو ایک بسیط رسالہ درکار ہو گا۔ انکا
دیوان نقوش و معرفت و حکمت و موعظت و نصیحت و نصیحت و نصیحت و نصیحت
شون و ظرافت و رمز و کنایہ نقلی و مبالغہ و تلمیح و ضرب الامثال کا ایک پیش باب

مجموعہ ہزار غزلوں میں مسلسل مضمون کی جگہ نظر آتی ہے کہیں کسی اہم مطلب کے ذہن نشین کرنے کے واسطے تریاہل عارفانہ کی ایسی ادائیگی جاتی ہے جس کی نظیر کسی دوسرے کلام میں نہیں مل سکتی۔ اس انتخاب میں ان ہی خصوصیات و اوصاف کے نمونے موجود ہیں ان ہی غزلوں کی وجہ سے جناب خواجہ صاحب جہلم غزلگو شاعر کے بادشاہ تسلیم کیے گئے ہیں۔ انہوں نے خود بھی ایک جگہ فرمایا کہ خیال شاہی اگر فہستہ دوسرے حافظ چہ را بہ تیغ زباں عرصہ جہاں گیر و جناب خواجہ صاحب کی زندگی ہی میں ان کا کلام ایران کے عرض و طول میں شائع ہو گیا تھا چنانچہ فرماتے ہیں۔

عراق و پارس گرفتنی بشعر خود حافظ ہیا کہ نوبت بغداد و نوبت شیراز است
 فکند ز مرز مہ عشق در حجاز و عراق نوائے بانگ غزلہاے حافظ شیراز
 نہ صرف ایران میں بلکہ ترکستان اور ہندوستان میں اس کا کلام پہنچ گیا تھا چنانچہ فرماتے ہیں۔

ز شعر حافظ شیراز میگویند وی قصند سید چشمان کشمیری و ز کان سمرقندی
 ہندوستان میں انہوں نے دو غزلیں اپنی زندگی میں بھیجی تھیں ایک تو سلطان غیاث الدین مستفہ بنگالہ کے پاس جس کا مطلع یہ ہے۔
 ساتی حدیث سرود گل و لالہ می رود وین بحبت پلاٹہ عسالہ می رود
 دوسری غزل سلطان محمود دہلی شاہ کن کے پاس جس کا مطلع یہ ہے۔

دے باغم بسر بردن چہاں کبیر غیری از رو بے بغوش دلک ماگزین بہترینی از رو
غرضکہ ہمارا ملک حافظہ کے کلام معجز تمام سے عرصہ دراز سے روشناس ہو راقم الحروف بھی ۹۰ سال
اس دیوان کا مطالعہ کر رہا ہوں اس کا ایک حصہ مقدمہ بر زبان ہو گیا ہے جناب خواجہ حسام کے کلام
کے ساتھ یہ میرا شغف و انہماک جناب سید علی الرحمن اور جناب شہزاد صاحب مرحوم کی فیض
و صحبت کا نتیجہ ہے ان دونوں بزرگوں کو اس کلام سے بدرجہ غایبہ ناچسپی تھی۔

الفصل چکلی خیال ہو کہ اگر دیوان حافظ کا ایسا انتخاب کیا جائے جس میں اعلیٰ درجہ کے مرثعہ
جمعیت ہو جائیں تو وہ اصحاب جو فارسی نظم کا مذاق اور باخبر ہیں کلام حافظ سے کچھ سی رکھتے ہیں اسکو
پہنریدگی کی نگاہ سے دیکھیں گے اور شیدائیان حافظ اس کی آسانی بر زبان کر سکنگے جناب
خواجہ حسام کا کل کلام مرصع ہے کیونکہ ایک مشہور روایت ہے کہ ایران کے ایک بادشاہ نے
دیوان حافظ کا خلاصہ کرنا چاہا اور بار عالموں کو اس کام پر متعین کیا کہ اپنی اپنی رائے سے علیہ علیہ
خلاصے مرتب کریں جب چاروں خلاصے تیار ہو گئے اور اکٹلا کر دیکھا تو کل دیوان حافظ اس میں لگیا تھا
اس لیے اس کوشش سے باز رہا میں نے اپنی ذاتی رائے اور مذاق کے موافق یہ خلاصہ مرتب کیا ہے
ممکن ہے کہ اس کے بعد کوئی دوسرے حسب ایسا انتخاب لے کر میں جس میں یقیناً حصہ دیوان کا آجائے
پہلے میں نے وسیع پیمانہ پر انتخاب کیا تھا لیکن حجم زیادہ ہونکی وجہ سے اس انتخاب کا
تب لباب موجودہ شکل میں قائم کیا گیا یہ شراب و آتش ہے جو ہدیہ ناظرین ہے
اور جس پر اس شعر کا مضمون صادق آتا ہے جو اس تمبیہ کے
زیب عنوان ہے اسی وجہ سے اس کا تاریخی نام **عطر دیوان حافظ**

رکھا گیا ہے کیونکہ فی الواقع وہ دیوان کا عطر یا جوہر اس انتخاب میں (۱۵۳۵) اشعار میں گویا کل
 دیوان کی ایک تہائی کے قریب اس انتخاب کے ساتھ سب سے زیادہ محنت اسکی تصحیح میں کرنی
 پڑی۔ اس ملک کے قلمی یا مطبوعہ نسخوں میں سو کوئی نسخہ صحیح نہیں پایا۔ اس لیے جس لفظ کے
 متعدد نسخے تھے اول میں بہترین نسخہ میں سے منتخب کر لیا اسی کا نام اس انتخاب ہے۔ یہ بھی
 محکوم ظاہر کر دینا چاہیے کہ بعض الفاظ سب نسخوں میں یکساں مہل اور بے معنی تھو جنکی توقع غلط
 جیسے استناد سے نہیں ہو سکتی تھی اور میرے دماغ میں ایک خیال سہلی کی طرح دوڑ گیا کہ مصنف نے
 غالباً فلاں لفظ استعمال کیا ہوگا جو کاتبوں کی مہربانی سے نسخہ ہو گیا اس لیے ایسے مقامات پر
 محکم اپنے اجتہاد یا ذاتی رائے سے کام لینا پڑا۔ اس اجمال کی تفصیل میں اپنے رسالہ
 تنقید لسان العیب میں جو حال ہی میں مطبع نظامی بدایوں سے چھپ کر نکلا ہے یہاں رکھا
 اس رسالہ میں حافظ رح کے بعض اہم اشعار کی شرح بھی بیان ہوئی ہے غرض کہ اس
 انتخاب میں اشعار کی صححت کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ حافظ رح کا دیوان ایک
 خوشنما کلمہ مستند ہے اور اس میں وہ تمام خوبیاں اور درابیاں موجود ہیں جنکا
 کسی ایک شاعر کے کلام میں جمع ہونا مشکل ہے

ز دلبری نتواں لاف ز وہ آسانی ہزار نکتہ درس کا مہنت تا دانی

خاکسار

محمد ابو الحسن صدیقی بدایونی

پنشنر و سابق چیف جج سرکار نظام خداداد ملکہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الف

کہ عشق آساں نمود اول دلائی قناد شکلا
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم نہر لیا
جرس فریادی دارد کہ بر بندید حملہا
کجا دانند حال ماں بکساران سا حلہا
نہاں کو ماند آں رازت کز سوز و غلہا

اَلَا يٰٓاَيُّهَا السَّاقِي اَدْرِ كَا سَاوَدًا وَّهٰلِهَا
بے سجاده رنگیں کن رگت پیرمناں گوید
مراد منزل جانباں چہ امن و عیش چوں ہر دم
شب ناری کی ہم معی مگر داپ چینیں بال
ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر

ز آنکہ زوہر و بدہ آہے روئے رخشان شما

نخست خواب آلود ما بیدار خواہد شد مگر

دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا
بادستان تطفن باد شمنان مدارا

دل میرود ز دستم صاحب دلاں خدا را
آسایش دو گیتی تفسیر این دو عرفا است

<p>گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را اشبه لنا و اَحْلِلْ مِنْ قَبْلِكَ الْفَدَارَا کایں کمیائے ہستی قاروں کندگارا</p>	<p>در کوئے نیک نامی مارا گزرنہ دادند آں تلخوش کہ صوفی امّ انجبا نشن خواند ہنگام تنگدستی در عیش مکوش وستی</p>
<p>حافظ بہ خود نہ پوشیدایں خرقہ، مے آلود اے شیخ پاکدامن معذرت در دار مارا</p>	
<p>مطرب بگو کہ کارِ جہاں شد بکام ما اے بے خبر ز لذتِ شربِ دمام ما ثبت است بر جویدہ عالم دوام ما نانِ حلالِ شیخ ز آبِ حرام ما</p>	<p>ساقی بنو بادہ برافروز جام ما مادرِ پیالہ عکسِ رخ یار دیدہ ایم ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد لبش ترسم کہ صرفہ بند روز بازخواست</p>
<p>بہیں تفاوت رہ از کجاست تابہ کجا سلاع و عطا کجا نعمہ و رباب کجا</p>	<p>صلاح کار کجا و من خراب کجا چہ نسبت است بر ندی صلاح و تقویٰ</p>
<p>بخال ہند و شخم سمرقند و بخارا را کنار آب رکنا باد گلگشتِ مصلہ را چنان بردند صبر از دل کہ ترکا خاں انجلا بر آب و رنگِ خال و خطا چہ حاجت رُو زیبارا</p>	<p>اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل را بدہ ساقی مے باقی کہ دجنت نخواہی یافت فناں کیں بولیاں شوخ و شیریں کا تندرستو ز عشقِ ناتمام با جمالِ یارستغنی است</p>

<p>من از آن حسن روز افزون کی یوسف داشت و چشم حدیث از مطرب و سماع گوید و از دهر کبر جو نصیحت گوش کن جان که از جاں دوست تواند بدم گفتی و خرمدم عفاک الله بگو گفتی</p>	<p>که عشق از پرده عصمت بردن آرد لیا را که کن کشود و کشاید حکمت این ممتا را جو انان سعادتمند پند پیر داناں را جو آب تلخ می زید لب لعل شکر خارا</p>
<p>دوش از مسجد سوسه میخانه آمد پیر ما ما مریداں رو بسوسه که به چول آریم چول</p>	<p>چسبیت یاران طرقت بعد ازین تدبیر ما رو بسوسه خانه خمار دار دسیر ما</p>
<p>صوفی بیا که آئنه صاف است جام را راز درون پرده ز رندان مست پرس ما را بر آستان توبس حق خدمت است</p>	<p>تا بنگری صفائے لعل فام را کایں حال نیست صوفی عالی مقام را اے خواجه بار زمین به ترحم غلام را</p>
<p>حافظ مرید جام جم است اے صبا برد وز بنده بندگی برساں شیخ جام را</p>	
<p>رونی عهد شباب است دگر بتاں را ترسم آن قوم که برد دگشاں می خندند گر چنین جلوه کند مغیبه باده فروش</p>	<p>میرسد مرده گل بل خوش الحان را دوسر کار خرابات کنند ایماں را خاک روپ درمے خانه کنم مرگاں را</p>

<p>نه نشوی واقف یک نکته ز اسرار وجود هر که را بگد آخر بدو مشت خاک است ماه کفانی من مندر آن تو شد ملک آزادی و بخت قناعت گنجی است</p>	<p>گر تو مگر شسته فتوی دار بر ده ای کمال را گو چه حاجت که بر افلاک کشتی ایوان را وقت آنست که پدر و دکنی زندان را که بشمشیر میسر نشود سلطان را</p>
<p>حافظ خور و رندی کن خوش باش و دام تزدیر کن چوں دگر آن قراں را</p>	
<p>یلا زمان سلطان که رساند این عار را همه شب دین امید که نسیم صبحگاهی</p>	<p>که بشکر بادشاهی ز نظر مراں گذار یه پیام آشنائے بنواز دشتنا را</p>
<p>صبی بلطف بگو آن غزال رعنا را غور حسن اجازت گرفته داد اے گل بحسن خلق توان کرد صید ابل نظر چو با حبیب نشینی و باد به پیائی جز این قدر نتوان گفت در حال تعویب</p>	<p>که سر به کوه بیاباں تو داد ده مارا که پر شسته بکنی عند لب شیدا را به دام و دانه نگیرند مرغ دانا را بیا د آر حدیفان باد پیما را که خالی مهر و وفا نیست ز کویبارا</p>
<p>گر چه بدنامی است نزد عاقلان</p>	<p>مانی خواهیم ننگ و نام را</p>

زود باشد که بیدار بسلامت یارم	اے خوش آں روز که بیدار بسلامت یارم
انچه جان عاشقان از دست هجرت میکشد	کس ندیده در جہاں جز کشتگانِ کربا
ب	
شاهداں ستور و مستان بے شکیب	خاک و محمور و درویشاں خراب
سوئے مستان مگر بد اند محتب	دو دم از مے شاں ز نذر آتش آب
تعالیٰ اللہ چه دولت دارم امشب	که آمد ناگهان دلارم امشب
برآں عزتم اگر خود می رود سر	که سر پیش از طبع بر دارم امشب
خلوت خاص است این ترنگه گاه انس	این که می بینیم بیدار نیست یارب یا بخواب
تا کشید آن مشتری در بے حافظ را بگوش می رسد هر دم بگوش ز هر گلابانگ باب	
لگاں میر که بدو تو عاشقان مستند	خبره داری ز احوال زاهدانِ خراب

ت

بیا که قصرال سخت است بنیاد است	بیا ر باد که بنیاد عمر بر باد است
نصیحتی گنمت یاد گیر و در عمل آر	که این حدیث زیر طریقه تم یاد است

ق

مجددستی عهد از جهان ست نیا	که این عجزه عروس هزار داماد است
غم جهان مخور و پند من سباز یاد	که این لطیفه لغزم زهر و یاد است

ق

رضا بداده و ز جبین گره بکشتی	که بر من و تو در اختیار نکشاد است
نشان مهر و وفا نیست در تنم گل	بنال بلبل مسکین که جای فریاد است

حسد چه می بری هست نظم بر حاقظ
قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است

بر و بکار خود اے و اعطای چه فریاد است	مراقاده دل از کف ترا چاقاد است
میان او که خدا آفریده است از هیچ	دقیقه ایست که هیچ آفریده محشاد است
گدائے کوئے تو از مہشت غلغله مستغنی است	اسیر بند تو از هر دو عالم آزاد است
دلانمال ز بیداد و جور یار که یار	ترا نصیب ہیں کرده است و این است

بر و فسانه مخوان و هنون مدم حافظ
کزین فسانه و افنون مالبسته یاد است

بهر از زهد فروشی که در و در ریاست
و آنچه گویند روانیست گوئیم روانست

باده نوشی که در و پیچ ریائی بنود
فرصت ایزد بگذاریم و محسن بدنه کنیم

سخن شناس نه دلباخته اینجا است
کجا است وقت عبادت چه وقت جاد است

چو بشنوی سخن اهل دل بگو که خطا است
خمار عشق تو و شیب در اندرونم بود

کیمیای هست که در صحبت در ایشان است
که بیایه کنی شمره شدم روز است
چاره بکیر زدم بکیره بر سر چه که هست

آنکه زری شود از پر تو آل قلب سیاه
مطلب طاعت و پیمان درست از من است
من هماندم که در ساختن از چینه عشق

حافظ از دوات عشق تو سلیمانی یافت
یعنی از وصل تو آتش نیت بجز باد پست

دیدم آنکه دار طاعت او است
گر دهم زیر بار منت او است

دل سراپرده محبت او است
من که سرد دنیا و رم بد و کون

<p>تو و طوبی و ما و قامت یار دور بخون گزشت نوبت ماست من و دل گرفتار شویم چه باک گر من آلوده دامنم چه عجب</p>	<p>نکر هر کس بقدر همت اوست هر کس پنج روزه نوبت اوست غرض اندر میاں سلامت اوست همه عالم گواه عصمت اوست</p>
<p>با که این نکته توان گفت که آن سنگین دل</p>	<p>گشت بارادرم عیسی مریم با اوست</p>
<p>من نخواهم کرد ترک لعل یار و جام و</p>	<p>ناهدال معذور دارم که انیم ندیب است</p>
<p>خرقه زدم را آب خرا باست به برد</p>	<p>خرم عقل مرا آتش خجانه لب و خست</p>
<p>ز اید ظاهری پست از حال ما آگاه نیست چسبست این سقّ لمبه و ساده و لبانش هر که خواهد گو بیا بهر که خواهد گو برو هر چه هست از قامت ناسا و فموز و ناست بر در میخانه رفیق کار بیکر نگان بود بنده پیر خرا با تم که لطفش دائم است</p>	<p>در حق ماهر گوید جانی هیچ اگر آه نیست زین معنی هیچ دانا در جهان آگاه نیست بگردار و حاجت در باں درین آگاه نیست ورنه تشریف تو بر بالائے کس آگاه نیست خود فروشان را بگوئی می فروشان نیست در نه لطف شیخ و زاهد گاه هست و گاه نیست</p>

<p>شکر خدا کہ از مدد و نجات کار سازد</p>	<p>بر حسب مدعاست ہم کار و بار دوست</p>
<p>دشمن بقصد حاقط اگر دم زنده بماند</p>	<p>منست خدا سے را کہ نیم شرمسار دوست</p>
<p>زلفت ہزار دل یکے تار مو بہست</p>	<p>راہ ہزار چارہ گرا ز چار سو بہست</p>
<p>حافظ ہر آنکہ عشق نور زد بدو دل نجات</p>	<p>احرام طوف کعبہ دل بے وضو بہست</p>
<p>دسی گفت طعیب از سر حیرت جو مرادید</p>	<p>ہیہات کہ در دیو ز قانوں شفا رفت</p>
<p>اے دوست بہ پر سیدن حافظ و قدیمے نہ</p>	<p>زاں پیش کہ گویند کہ از دار قمار رفت</p>
<p>منم کہ گوشہ سے خانہ خانقاہ منست ز بادشاہ و گدافا ر غم سجد اللہ مرا گدائے تو بودن ز سلطنت خوشتر مگر بہ تیغ اجل خیمہ بر کس نمور نہ ازاں زماں کہ بر آں آستان نہاد مژدہ</p>	<p>دعائے پیر میخان و در صبح گاہ منست گدائے خاکِ در دوست بادشاہ منست کہ ذل جور و جفائے تو غر و جاہ منست ہمیدن از در دولت نہ رسم و راہ منست فرا ز مسند خورشید تکیہ گاہ منست</p>

گناه گرچه نه بود اختیارِ ما حافظ
تو در طریقِ ادب کو مشقِ گو گناه منست

از پیِ دین او دادنِ جانِ کار منست
ز گسِ ادکِه طیبِ دلِ بیا منست

لعلِ سیراب - بخوش شنه - لبِ پُخت منست
شرِبتِ قند و گلاب از لبِ یارم فرمود

کاینِ کرامتِ سببِ حُثمت و کینِ منست
زانکه منزله سلطایِ دلِ مبینِ منست

دولتِ فقر خدا یا بمن ارزانی دار
واعظِ شنه شناس این عظمتِ گو مفروش

پیدا است نگار که بلندست خجابت

هز ناله و فریاد که کردم نشنیدی

شمشاد سایه پرور من از که کمترست
رگتِ یخنِ ماحالِ تیر از شیر مادرست
تشیص کرده ایم و مداوا مقررست
از هر کس که می شنوم، مکرر است
دولتِ دینِ سر او کُشایشِ دینِ دست

باغِ مرا چه حاجت سر و صبورست
اے نازنینِ سپر تو چه مذمب گرفته
چون نقشِ علم زد در بهی بی شراب خواه
یک قصه پیش نیست غمِ عشقِ دایغِ لب
از آستانِ پیرِ مغال سر چرا کشم

<p>صلوات سرخوشی اے عاشقانِ بادِ پیر ببین کہ جام زجاجی چگونه اشکست رواق طاقِ معیشت چه سر بلند و چه بلے بقولِ بلا دلی، لبته اند عهد است کہ نیست است سرانجام هر کمال که هست</p>	<p>شکفته شد گلِ حرمِ ادگشت ببل مست اساس توبه که در محکمی چون گام نمود ازیں رباط و دود چون ضرورت است ریحیل مقامِ عیش بیسر نمی شود بے ریخ بهست و نیست مرغِ بالِ ضمیر و دل خوش دارد</p>
<p>که ندادند جزین تخفیه بمار و ز است اگر از خمر بهشت است و رازِ بادِ مست اے بسا توبه که چون توبه حافط بلکت</p>	<p>بر وای زاهد و برد در کشاں خورده گیر آنچه او ریخت به پیائنه مانوشیدیم خنده جامِ مے و زلفِ گرهِ گیرنگار</p>
<p>بجنده گفت بر و حافط که پای تو بست</p>	<p>زدست جو تو گفتم ز شهر خواهم رفت</p>
<p>باد و صبر کن که دوامی فرسمنت</p>	<p>ساقی بیا که با تق غیم بمرده گفت</p>
<p>جامِ لبوختی و بدل دوست دارمت فی اکجده می کنی و فرو می گذار مست</p>	<p>اے غائب از نظر بخدای سپارمت حافط شرابِ شاهد و رندی نه و قنعت</p>
<p>عوانم بجزایات کرد روز سخت</p>	<p>ملا متم بجزای مکن که مرشد عشق</p>

<p>چوں کوئے دوست هست بجز اچا حاجت است در حضرت کریم تنها چه حاجت است احباب حاضر اند به اعدا چه حاجت است چوں خشت از آن تبت بیجا چه حاجت است</p>	<p>خاوت گزیده را تنها شپه حاجت است ارباب حایقیم و زبان سوال نیست اے مدعی برو که مرا با تو کار نیست مخلج جنگ نیست گرت قصه خون است</p>
<p>ساقی کجاست گو سبب انتظار چیست جز صحن بوستان و مے خوشگوار چیست کس را وقوف نیست که انجام کار چیست غما از خویش باش و غم روزگار چیست اے مدعی نزاع تو با پرده دار چیست بادل بشو که دهیم اختیار چیست معنی عفو چیست پروردگار چیست</p>	<p>خوشت تر عیش صحبت و باغ دیوار چیست معنی آب سازندگی و روضه ارم هر وقت خوشی که دست دهد منتقم شمار پیوند عمر بسته بچو نیست هوشش دار رازد و روان پرده ز زندان مست پرست مستور و مست هر ده چو از یک قبیل اند سهو و خطائے بنده چو گیرند اعتبار</p>
<p>زاهد شراب کوثر و حاقظ پیاله خواست تا در میان خواسته کردگار چیست</p>	
<p>وہ کہ در کار غریباں عجبیت اہالیست نیت خیر گرداں کہ مبارک فالیست</p>	<p>اے کہ انگشت نمائی بکرم در ہمہ شہر ثرہ دادند کہ بر ما گذرے خواہی کرد</p>

طوبہ بنار

<p>شمعِ دل و مسازانِ شست و او بر سخت افغانِ نظر بازاں برخاست چو آوشت</p>	
<p>گل در بر دے در کف و مشوقه بجام است از ننگ چه گوئی که مرا نام ز ننگ است با محبت هم عیب گوئید که او نیز سلطانِ جهانم بچنین روز غلام است وز نام چه پرسی که مرا ننگ ز نام است پیوسته چو مادر طلبِ عیشِ مدام است</p>	
<p>اگر بلطف جوانی مزید الطافست بیانِ وصف تو گفتن نه حد امکانست وگر بقتل براتی درونِ اصافست چرا که وصف تو بهیرون ز حدِ اصافست</p>	
<p>حافظ چه شد ار عاشق و زندانِ نظر باز بس طورِ عجب لازم ایامِ شباب است</p>	
<p>کنون که در کفِ گل جامِ باد و صاف است فقیهه بدرسم دی مست بود و قومی داد پدر و صاف ترا حکم نیست و دم در کش بصد هزار زبانِ بلبلش در اوصاف است که می حرام و لے به ز مال اوقافست که هر چه ساتی مار خیت عین الطاف است</p>	
<p>اگر چه باده فرغِ بخش و باد گل بیست صرای و حریفی غرت بدست افتد بیا نیک چنگ مخور می که محنت تیزست بقتل کوش که ایامِ فتنه انگیز است</p>	

<p>عراق و پارس گرفتنی بشعر خود حافظ بیا کہ نوبت بغداد و وقت تبریز است</p>	
<p>بنال بلبل اگر با منت سہر یار است کہ ماد و عاشق زاریم و کارما زار است جمالِ شخص چشم است و لعل و عارضِ خال ہزار نکتہ دریں کار و بار دلداریست</p>	
ق	
<p>لطیفہ ایست نہانی کہ عشق از دہنزد کہ نام آں نہ لب لعل و خط زنگار است روزندگان طرقت بہ نیم جو نغزند قبا ئے اطلس آنکس کہ از ہنر عا ر است دلش نہالہ میا زار و خم کن حافظ کہ رشنگاری جاوید در کم آزار است</p>	
<p>اگر چہ عرض نہر پیش یار بے ادبی است زباں خموش ولیکن دہاں پراز عربی است پری ہفتہ رخ و دیو در کمر شمشیر و ناز بہوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بولعجبی است سبب ہنس کہ چرخ از چہ سفلہ پر در شد کہ کام بخشی اورا بہا نی بے بسی است ازین چمن گل بیجا کس نخید آرے چراغ مصطفوی باشد از بولہبی است حسن ز لہرہ مال از حبش صہیب روم ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بولعجبی است جمالِ دختر ز نور چشم ماست مگر کہ در نقاب زجاجی و پردہ عینی است دوائے درد و خود کنوں ازاں مفرج جو کہ در صراحی حینی و شیشہ جلی است ہزار عقل و ادب و شتم من سے خواہد کنوں کہ مست و خراب صلا بے ادبی است</p>	

<p> کہ گناہِ دگرے بر تو نخواستند نوشت ہر کسے آں درد عاقبت کار کہ کشت ہمہ جاخانہ عشق است چہ مسجد چہ کشت توجہ دانی کہ پس پرده کہ خوبست کہ کشت پد رم نیز بہشت ابد از دست بہشت توجہ دانی قلم صنع بنامت چہ نوشت در شربت ہمہ انیس زہے پاک شربت تو غنیمت شمار ای سایہ بید و لب کشت </p>	<p> عیب ز نماں مکنے زاید پاکیزہ شربت من اگر نیکم دگر بد تو برو خود را بخش ہمہ کس طالب یارند چہ بشمار و چہ ست نامیدم مکن از سابقہ روز ازل نہ من از خانہ تقوی بدر افتادم و بس بر عمل تکیہ مکن خواجہ کہ در روز ازل گر نہادت ہمہ اینست زہے پاک نما باغِ فردوس لطیف است ولیکن زہار </p>
<p> سرِ مرا بجز این در حوالہ گاہے نیست کہ در شریعت ما غیر از این گناہے نیست </p>	<p> جز آستانِ تو ام در جہاں پناہے نیست مباحث در پے آزار ہر چہ خواہی کن </p>
<p> از رقیباں نہ قسمت ہو س است </p>	<p> طبعِ خام ہیں کہ قصہٴ فاش </p>
<p> آری باتفاق جہاں می توان گرفت دوزاں چو نقطہ عاقبت در میاں گرفت </p>	<p> حسد باتفاق ملاحظت جہاں گرفت آسودہ بر کنار چو پر کار می شدم </p>

<p>نہیم مئے تو پیوند جاں آگہ ماست جمالِ چہرہ تو حجتِ موجبہ ماست</p>	<p>خیالِ روئے تو در ہر طریق ہمہ ماست بر غم مدعیانے کہ منع عیش کنند</p>
<p>صراحی مے ناب و سفینہ غزل است ملالتِ علما ہم ز علم بے عمل است لبشت و شوئے نگر و سفید و این مثل</p>	<p>دیں زمانہ رفیعہ کہ خالی از خلل است نہ من ز بے علی در جہاں ملولم و لبس ز قسمتِ ازلی پیرہ سببہ نچناں</p>
<p>گفت ہا مانشین کز تو سلامت برخاست کہ نہ در آخرِ صحبت بندامت برخاست بتما شائے تو آشوبِ قیامت برخاست سر و سرکش کہ بنا ز قد و قامت برخاست</p>	<p>دل و دینم شد و دلبر بلامت برخاست کہ شنیدی کہ دیں بزم دے خوش نشست مست بگذشتی و از خلوتیانِ ملکوت پیش رفتار تو ہا پر نہ کشید از جملت</p>
	<p>حافظ! اس خرقہ بیند از مگر جانِ بری کالتش از خرمن سانس و کرامت برخاست</p>
<p>در غنچہ بہنوز و صدت عند لیب ہست لیکن امید وصل تو ام غنقریب ہست ہر جا کہ ہست پتہ تو دئے حبیب ہست</p>	<p>روئے تو کس ندید ہزارت رقیب ہست ہر چند دورم از تو کہ دور از تو کس مباد در عشق خانقاہ و خرابات شرط نیست</p>

عاشق کہ شد کہ یار بجالش نظر نہ کرد	اے خواجہ درذنبیت و گرنہ طیبیت
چشم بد و کزین تفرقہ خوش باز آورد	طالع نامور و دولت مادر زادت
ساقی بیار بادہ کہ ماہ صیام رفت مستم کن آنچناں کہ ندانم ز یجودی ز اہدغورد داشت سلامت نہ در راہ ز اہد تو دان و خلوت و تنہائی و نماز نقد دے کہ بود مرا صرف بادہ شد	در وہ قدر ح کہ موسم ناموس و نام رفت در عرصہ خیال کہ آمد کد ام رفت رند از رہ نیاز بہ دار السلام رفت عشاق را حوالہ ببیش مدام رفت قلب سیاہ بود از اں دجرام رفت
صبح دم مرغ چین با گل نو خاستہ گفت گل بچندیکہ از راست زنجیم ولے تا ابد بولے محبت بمشامش نرسد	ق ناز کم کن کہ دریں باغ بسے چوں تو شگفت یہیچ عاشق سخن تلخ بہ معشوق نگفت ہر کہ خاک در مے خانہ بر خسا رز رفت
گر ز دست زلف شکینت خطائے رفت رفت ور ز بند وئے شہا بر ما جفا سے رفت رفت برق عشق از خرمن پشمینہ پوشی سوخت سوخت جو رشاہ کا مراں گر برگدا سے رفت رفت	

عیبِ حافظ گو کم زاهد کہ رفت از خانقہ
پائے آزاداں چہ بندی گر بجائے رفت رفت

دردِ دگر زدن اندیشہ تبہ دانست
کہ سرفرازی عالم دین کلدانست
ز فیض جامِ مے اسرار خانقہ دانست
کہ شیخِ مذہب با عاقلی گنہ دانست

بگوئے میکدہ ہر سالکے کہ رہ دانست
زمانہ افسرِ رندی نہ داد جز یہ کسے
بر آستانہ مے خانہ ہر کہ یافت رہے
ورائے طاعتِ دیوانگاں زما مطلب

بر در میکدہ دیدم کہ مقیم افتاد است
استادِ لیرت کہ از عمرِ قدیم افتاد است

آنکہ جز کچھ مقامش نہ بد از یاد لبست
حافظِ گم شدہ را با نعمت ای جانِ عزیز

کہ کنجِ عافیت در سرائے خوشین است

مرو بہ خانہ ار با سببے مرویت دہر

محببِ نیز ازین عیشِ نہانی دانست

آں شد اکون کہ ز افواہ عوام اندیشم

بادہ پیش آر کہ سبابِ جہاں انہم نیست
کہ چو خوش بنگری اسے سرور و انہم نیست

حاصل کار کہ کون و مکان این ہمہ نیست
منتِ سدرہ و طوبی از پے سایہ کش

دل

<p>ورنه باسعی عکس باغ جہاں اینہمہ نیست فرصتے داں کہ زلسلہ تابداں اینہمہ نیست کہ رہ صومہ تباں دیرمغاں اینہمہ نیست زراں کہ تکلیف جہاں گذراں اینہمہ نیست پیش رنداں رقم سود و زیاں اینہمہ نیست</p>	<p>دولت آنست کہ بے خون دل آید بکار بر لب بحر فنا منظر عجم اسے ساقی زادہ امین مشو از بازی غیرت ز ہزار از تنگ کن اندیشہ و چوں گل خوش باش نام حافظ رقم نیک پذیرفت دے</p>
<p>در کار خیر حاجت بیج استخارہ نیست کاں شخنہ در ولایت ما بیج کارہ نیست جاناں گناہ طلع و خرم ستارہ نیست چوں راو گنج بر ہمہ کس آشکارہ نیست</p>	<p>آں دم کہ دل بعشق دہی خوش مے بود مارا بمنہ عقل منترسان دے پیار از چشم خود بپرس کہ مارا کی کشت فرصت شمر طیفہ رزنی کہ این نشان</p>
<p>حقوق خدمت ماعرض کرد بر کرم چومی دہند زلال خضر بجام حمت بشکر آنکہ خدا داشته است محترمت</p>	<p>چہ لطف بود کہ ناگاہ رشخہ قلمت روان تشنہ مارا بجرعہ دریاب دل مقیم در نست حرمش می دار</p>
<p>باختیار کہ از اختیار بیرون است چو شفا کہ طلبگار گنج فارون است</p>	<p>چگونہ شاد شو و اندرون غم گنیم ز بجز دی طلب یاری کند حافظ</p>

<p>گر نکته دان عشقی خوش بشنوا این حکایت یا رب مباد کس نامزد م بے عنایت گو یا ولی شناساں رفتند از ولایت جو از حبیب خوش ترکز مدعی عایت</p>	<p>زایا رد لنواز تم شکر سیت باشکایت بے مزد بود همت هر خدمت که کردیم رندان تشنه لب را آبے نمی دهد کس هر چند بردی آبم روز درت نتابم</p>
<p>فروا که شوم خاک چه سود آنکس ندامت بیداد لطیفان همه لطف است و کرامت</p>	<p>امروز که در دست تو ام مرتخت کن حاشا که من از جور و جفائے تو بنالم</p>
<p>بر سر کوی مفاں یابد وفات</p>	<p>شاد باد روح آن رندے که بقاد</p>
<p>حاشا که رسم چور و طریق ستم نداشت</p>	<p>بر من جفا ز بخت بد آمد و گرنه یار</p>
<p>که خدا در ازل از بهر بهشت نه سرشت من و مے خان و ناقوس در و دیو پر کشت در ازل طینت ما را زیه فضا شست خرقه در میکده را رهن مے ناب بهشت باش فارغ ز غم و رخ و شادی بهشت</p>	<p>بر وای زاهد و دعوت مکمل سوئے بهشت تو و تبیخ و مصیبت و زهد و ورع منعم از مکن اے صوفی صافی که حکیم صوفی صاف بهشتی نبود زانکه چون حافظا لطف حق را با تو عنایت دارد</p>

<p>در خرابات میسرید که میثا رکجاست فکر معقول نفر مانگن بجای رکجاست</p>	<p>هر که آمد بجا نقتش خرابی دارد حافظ از باد خرازاں در چمن دهر مرغ</p>
<p>تا بآں زلف پریشان تو بے چیز نیست کاین مشکر گرد نیکه ان تو بے چیز نیست زیر لب چاه ز نخدان تو بے چیز نیست اے گل این چاک گریبان بے چیز نیست</p>	<p>خواب آں نرگس فغان تو بے چیز نیست اولبت شیر رواں بود که من می گفتم چشمه آب حیات است دهانت اما دوش باد از سر کونین بگلستان بگرفت</p>
<p>ز فیض روح قدس نکته سعادت رفت</p>	<p>بیا و معرفت من شنو که در سخنم</p>
<p>رموز غیب که در عالم شهادت رفت که این محالہ با کوب ولادت رفت وظیفه مے ووشیں مگر زیادت رفت چرا که کار من خسته از عیادت رفت</p>	<p>ز رطل درد کشاں کشف کرد سالک پاه مجوز طالع مولود من بجز رندی ز باداد بطر زدگر بر آمد مگر بجز که کوشت طبیب عیسی دم</p>
<p>صبا حکایف زلف تو در میال انجست زمانه طرح محبت نه این مال اندخت</p>	<p>بنفشه طره مفتول خود گره می زد بنود رنگ و دو عالم که لفتش الفت بود</p>

<p>ہوا سے بچکا غم دہین و آں انداخت مرا بہ بندگی خواجہ زماں انداخت</p>	<p>من از وعی و مطرب ندیدمے برگز جہاں بکام دل اکنون شود کہ دور دہا</p>
<p>منت خاک درت بر بصر نیست کہ نیست بہر مند از سر کویت دگرے نیست کہ نیست ورنہ در مجلس رنداں خبے نیست کہ نیست در سراپا کے وجود تا ہرے نیست کہ نیست جاناں مگر ایں قاعدہ در شہر نہایت در ہیچ سرے نیست کہ سرے ز خدا نیست جز گوشہ ابروئے تو محراب عالم نیست</p>	<p>روشن از پر نور ویت نظر نیست کہ نیست من ازین طالع شوریدہ بر نجم ورنہ مصالح نیست کہ از پردہ برول افتد را بجز این نمکنہ کہ حافظہ تو ناخوشود است تیار غریباں سبب ذکر جمیل است گر پیریناں مرشد باشد چہ تفاوت در صومعہ زاہد و در خلوت عابد</p>
<p>کرم نماؤ فرودا کہ خانہ خانہ تست کہ آں مفرح یا قوت درخزانہ تست ولے خلاصہ جاں خاک آستانہ تست درخزانہ بھر تو و نشانہ تست</p>	<p>رواقی منظر چشم من آشیانہ تست علاج ضعف دل مالبس حوالت کن بتن مقصرم از دولت طازمت من آں نیم کہ دہم نقد دل بہر شوخے</p>
<p>جیسے دے خدا بفرستاد و برگرفت</p>	<p>بارغی کہ خاطر ماخستہ کردہ بود</p>

<p>به ترک صحبت یاران خود چه آساکفت که تخم خوشدلی نیست پیر هفال گفت که دل بدر تو خور و ترک در مال گفت بسے حدیث غفور و رحیم در حسن گفت</p>	<p>فقال که آن مه نامهربان و دشمن دوست غم کهن بے سال جوزده دفع کنیده من و مقام رضا بعد ازین و تسکیر قریب بیا و باده بخور زانکه پیر میکده دوستش</p>
<p>چوں صبر توان کرد که مقدر نمانده است</p>	<p>صبر است مرا چاره ز هجران تو لیکن</p>
<p>ای من غلام آن که دلش باز بان یکسیت</p>	<p>خلف زبانا بدعوی عشقش کشاده اند</p>
<p>زناں رو که مرا بر در اورنگ نیاز است</p>	<p>المنه لله که در میکده باز است</p>
<p>با دوست گوئیم که او محرم راز است</p>	<p>رازے که بر خلق نگفتیم و نه فیتیم</p>
<p>نه عاقل است که نسیم خرید و نقد بهشت که آگه است که تقدیر بر سرش چه نوشت که خمیه سایه ابراست بزنگلب کشت که گر چه غرق گن هست میرود بهشت</p>	<p>چمن حکایت اردی بهشت می گوید کمن به نامه سیاهی ملاست من مست گدا چران ز ندلاف سلطنت امروز قدم در یخ مدار از جنازه حافط</p>

ح

<p>صلاح ما همه آنست کاس تراست صلاح اگر بزم بهب تو خون عاشق است مباح ز رند و عاشق و مجنون کیست بخت صلاح</p>	<p>اگر بزم بهب تو خون عاشق است مباح بیا که خون دل خویشین بحس کردم صلاح و توبه و تقوی ز ما مجوز اهد</p>
	د
<p>جامه در نیکنای نینری باید درید</p>	<p>دامنه گر چاک مشد عالم رندی پاک</p>
<p>عمر بگذشته به پیرانه سرم باز آید از خدای طلبم تا لب سرم باز آید</p>	<p>اگر آں طائر قدسی ز درم باز آید آنکه تلج سربین خاک کف پالش بود</p>
<p>زود کارش و آخر بخالت برود حیف اوقات که بیکسر بطلالت برود کس ندانست که آخر بچه حالت برود</p>	<p>از بر کوئی تو هر کو بمالت برود گروهی آخر عمر از می و معشوق بگیر حکم مستوری و مستی همه برخاسته است</p>
<p>سلطانی جم مدام دارد</p>	<p>آنکس که بدست جام دارد</p>

تا یا ر سیر کدام دارد	ما وے و زاهدان و نفوسے
	جانِ بیمار مرا نیست ز تو روی سوال اے خوش آں خستہ کہ از دوست جو دارد
نہیب حادثہ بنیاد ما زجا بہر د فراغت آرد و اندیشہ بلا بہر د مگر نسیم پیامے خداے را بہر د	اگر نہ بادہ غم دل زیاد ما بہر د طلب عشق منم بادہ خور کہ از معجون بسوخت حافظ و کس حال او بپار
و را ز طلب بشینم بکینہ بر خیزد ز حقہ دہنش چوں شکر فرو ریزد کہ گر سیزہ کنی روزگار بہتیز د	اگر روم ز پیش فتنہا بر انگیزد و گر کتم طلب نیم پس صد شام بر آستانہ تسلیم سربہ حافظ
مشتاقم از برائے خدا یک شکر بخند ما نیستیم مقتدر مرد خود پسند دانی کجا ست جلے تو خوارم یا خند	اے پستہ تو خندہ زدہ بردہ ان قند کہ طرہ می نائی و گہ طعنہ می زنی حافظ تو ترک غمزہ ترکاں نمی کنی
زد و دست دست نداریم ہر چہ باد آباد	بجائے طعنہ اگر تیغ می زند دشمن

<p> علی الصباح که می خانه راز یارت کرد اگر چه چشم بمبا دعا عطا از حقارت کرد خبر دهمید که حافظ بے طهارت کرد </p>	<p> آب روشن و می عارف طهارت کرد بیابیکده وضع قرب جا هم بین اگر امام جماعت بخواند شش امروز </p>
<p> هلال عید بد و ر قدح اشارت کرد خدا سن خیر و آوا نک ایس عمارت کرد بخون دختر رز جامه را قضا رت کرد لظرب درد کشاں از سر حقارت کرد اگر چه صنعت بسیار در عبارت کرد </p>	<p> بیا که ترک فلک خوان روزه غارت کرد مقام اصلی ما گوشه خرابات است امام شهر که سجاده می کشید بدوش فغان که نرگس جماش شیخ شهرام دزد حدیث عشق ز حافظ شنو نه از غلط </p>
<p> دولت خبر ز راز نهادم نمی دهد دوراں چو نقطه ره بیام نمی دهد یاهست و پورده دارت سم نمی دهد گره از کار فرو بسته ما بکشائید دل قوی دار که از بهر خدا بکشائید که در خانه تزییر و ریا بکشائید بس در بسته به مفتاح دعا بکشائید </p>	<p> سخت از دهاں یار نشام نمی دهد چندان که بر کنار چوپر کار می روم مردم نماز نشاء و دین پرده را دینست بود آیا که در میکدها بکشائید اگر از بهر دل زاهد خود بین بستند در می خانه به بستند خدا یا میبند بصفاے دل رندان صبوحی زد کمال </p>

<p>حافظ این خرقہ پشمینہ بہ بینی فردا کہ چہ زمار ز زہریش بجھا بکشایند</p>	
<p>بعد ازین دست من و دامن آں کو بلند باز منشاں دل ازال گیسوئے مشکین کہ بہ بالائے چہاں ازین جہنم بر کند زانکہ دیوانہ ہما بہ کہ بہ ماند در بند</p>	
<p>خدا را داد من لبناں از او آئینہ مجلس بفتر اک اہمی بندی خدا را زو صید کن کہ آفت ہاست در ناخیر طالب را زبان بدیں سر چشمہ اش بنشاں کہ خوش آں زبان چہ عذر از بخت خود گویم آں عیار تہ کو بتلخی کشت حافظ را و تکر در دہاں دارد</p>	
<p>ہزار نقد بہ بازار کائنات آرند چہاں بزمی کہ اگر خاک رہ شوی کس با یکے بسکۂ صاحب عیار مانرسد غبارِ خاطرے از رہگذار مانرسد</p>	
<p>عزیز مصر بر غم برادران عینو ر بیا کہ رایت منصور پادشاہ رسید مرو بخواب کہ حافظ بہ بارگاہ قبول ز قہر چاہ بر آمد با وجہ ماہ رسید نوید فح و بشارت مہر و ماہ رسید زورد نیم شب و دریں صبح گاہ رسید</p>	

بنفشہ دوش بگل گفت و خوش نشانی داد
 کہ تاب من بجاں طرہ فلائی داد
 دلم کہ مخزن اسرار بود دست قضا
 درکش بہ نسبت و کلید سن بہ دستان داد
 شکستہ وار بدر گاہت آدم کہ طلیب
 بمو میائے لطف تو ام نشانی داد
 برو و معاحبہ خود کن اے نصیحت گو
 شراب و شاہد و ساقی کرا زیاں داد

وای راز کہ در دل بہ ہفتم بد راقا
 ہاؤر و کشاں ہر کہ در افتاد بر افتاد
 باطنیت اصلی چہ کند بد گہر افتاد

پیرانہ سرم عشق جو انے بس لہ افتاد
 بس تجر بہ کردیم دریں دار مکافات
 گر جاں بہ ہد سنگ سیہ لعل نگردد

کہ روز محنت و غم رو بہ کوتاہی آورد
 بسے شکست کہ بر افسر شہی آورد

بزد باد صبا دوشم آگہی آورد
 بخیر خاطر ما کوش کایں کلاہ مند

کہ جو سن شاہد و ساقی و شمع و شعلہ بود

بکوئے میکہ یارب سحر چہ مشغلہ بود

<p>بنالہ دف دے درخوش دولہ بود ورائے مکہ و قیل قال مسئلہ بود ز تاسا عدت بخش اند کے گلہ بود بخندہ گفت گیت با من این معاملہ بود فغاں کہ وقت مروت چہ تنگ وصلہ بود</p>	<p>حدیث عشق کہ از حروف صورتی است مباحثے کہ در اں حلقہ جنوں می رفت دل از کرشمہ ساقی بشکر بود وے بگفتش بلم بوسہ حوالہ کن دہان یار کہ در مان در حاقط داشت</p>
<p>کز دلی پوش صومعہ بے ریاشنید در حیرتم کہ ^{داد} صومعہ فروش از کجاشنید صد بار پیر میکدہ ایں ماجرا شنید دل شرح آں دہد کہ چہ دید و چہ شنید بس دیر شد کہ گنبد چرخ ایں صلاشنید فرخندہ بخت آنکہ بسیم رصناشنید در بند آں مباحث کہ نشنید یا شنید</p>	<p>خوش می گتم بہ بادہ مشکبیں مشام جاں ستر خدا کہ عارف سالک کس نگفت ما بادہ زیر خرقہ نہ امروزی کشیم یارب کجاست محرم رازے کہ یک زبان ماے بیابانک چنگ نہ امروزی خوریم پند حکیم ^{بہن} صوابست و محسن ^{خیر} حاقط و طیفہ تو دعا ^{بہن} ^{بہن} و بس</p>
<p>گفت بر بہر خواں کہ ہنشم خدا رزاق بود</p>	<p>بر در شاہم گدائے نکتہ در کار کرد</p>
<p>سیر با خاک رہ پیر مغاں خواہد بود</p>	<p>تازمے خانہ وے نام و نشان خواہد بود</p>

<p>ما ہما نیم کہ بودیم و ہماں خواہد بود کہ زیارت گہ زندان جہاں خواہد بود سالمہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود راز این پردہ نہا نیست و نہاں خواہد بود کس نہا نیست کہ رحلت بچسپاں خواہد بود زلزلہ معشوقہ بدست دگراں خواہد بود</p>	<p>حلقہ پیر مغامز ز ازل در گوش است نرسہ تر متبت ما چون گزری ہمست خواہ بر زینے کہ نشان کعبہ پائے تو بود بر دایے نہاد خود ہیں کہ ز چشم من تو عیب مشاں کن ایہ غواجر کزین کہ رباط بخت حاکم گزراں گو نہ مدد خواہد کرد</p>
<p>وین رازہ سسر عمر بہ عالم سسر شود آرے شود «یکسا بخون جگر شود یارب مباد آنکہ گدا معتمد شود مقبول طبع مردم صاحب نظر شود</p>	<p>ترسم کہ آنکس دغم ما پر دہ در شود گویند سنگ اعلیٰ شود در مقام صبر در تنگنائے حیرتم از سخت رقیب بس نکتہ غیر حسن بباہد کہ تا کسے</p>
<p>وجودنا ز کت آزر دہ گزند مباد ہیچ عارضہ شخص تو درد مند مباد کہ حاجت بعلاج گلاب و قند مباد</p>	<p>تنت بنا ز طبیباں نیاز مند مباد سلامت ہمہ آفاق در سلامت شفا ز گفہ شکر فشاں حافظ جو</p>
<p>جاں بے جال جاناں میل جہاں نہ دارد ہر کس کہ این ندارد حقّا کہ آں نہ دارد</p>	

بایہج کس نشانے زان دلستاں ندیم
 یاسن خبر نہ دارم یا اونشاں نہ دارد
 چنگ خمیدہ قامت می خواند بعشرت
 نشنو کہ پند پیراں ہیچتا زیاں نہ دارد
 آنرا کہ خواندی اوستا دگر بگری بہ تحقیق
 صنغر کیست اما طبع رواں نہ دارد
 اسے دل طریق رندی از محسب بیاموز
 مست است در حق او کس این گمان نہ دارد

کہ جس خوب مبصر بہرہ دید خرید

بہائے وصل تو گر جاں بود خریدارم

ترا بر حال مشتاقاں نظر باد

بجاں مشتاقِ روئے نشت حافظ

نفس بہوئے خوشش مشکبار خواہم کرد
 فخر خاکِ رہاں نگار خواہم کرد
 بطلتم بس از امر و زکار خواہم کرد
 بنائے عہد قدیم استوار خواہم کرد

چو باد عزم سرکوائے یار خواہم کرد
 ہر آبروئے کہ اندوخم ز دانش و دیں
 بہر زہبے و مشوقِ عمری گزرد
 بیا دچشم تو خود ما خراب خواہم ساخت

طریقِ زندگی و عشق اختیار خواہم کرد	نفاق و ذرقِ نجسہ صفا دلِ حافظ
<p>کہ بود ساقی و این بادہ از کجا آورد بر آسِ کہ طیب آمد و دو آورد کہ در میانِ غزلِ قولِ آشنا آورد چرا کہ وعدہ تو کردی و ابجا آورد کہ حلقہ بر منِ سبکین یک قب آورد</p>	<p>چہ مستی است نہانم کہ رو بہا آورد علاجِ ضعفِ دلِ ما کرشمہ ساقی است چہ راہ می زند این مطربِ مقامِ شائ مریدِ پیرِ مخم ز منِ مرغِ اے شیخ بہ تنگِ چینی آلِ ترکِ لشکر می لازم</p>
<p>در آشتیِ ظلم بر سرِ عتاب رود کلاہِ ایش اندر سرِ سرب رود کہ با تو روزِ قیامت ہمیں خطاب رود کہ این معاملہ با عالمِ شباب رود بیا من کم نشود و رعدِ انتخاب رود خوشا کسے کہ دریں راہ بے حجاب رود</p>	<p>چو دست بر سرِ لعلش ز نمِ تباب رود حجاب را چو فتد بادِ نخوت اندر سر مرا تو عمد شکن خواندہ و می ترسم دلا چو پیر شدی حسن و ناز کی مفروش سوا ذنامہ موئے سیاہ چوں طے شد تو خود حجابِ خودی حافظ از میانِ خنجر</p>
<p>کا صدے کو کہ فرستم تو پیغامے چند ہم مگر پیشِ ہند لطفِ شما کا مے چند</p>	<p>حسبِ حالے تو شیتیم و شدایمے چند مابداں مقصدِ عالی نتوانیم رسید</p>

<p>بوسه چند بیا میر پشنامه چند چشم انعام مدارید ز النامه چند ناخراست نه کند صحبت پنامه چند نفی حکمت مکن از بهر دل علم چند که گو حال دل سوخته با خامه چند</p>	<p>قند آمیخته با گل نه علاج دل ماست اے گدایان خرابات خدا یار شماست زاهد از کوی رنداں بسلامت بگذر عیب می جلوه بجفتی هنرش نیز گو پیرمخانه چه خوش گفت بدر می سخنش</p>
<p>تو اس شناخت ز سوزی که در سخن باشد غریب را دل آلوده در وطن باشد</p>	<p>بیان شوق چه حاجت که حال تشوّل هوائی کوئی تو از سرخی رود مارا</p>
<p>شراب بخور که در کوثر نباشد</p>	<p>بیا ای شیخ در خجانه ما</p>
<p>خستگان را چو طلب باشد وقت نه بود گر تو بیدار کنی شرط مروّت نه بود چو طهارت نه بود کعبه و تنجانه یکست نبود خیر در آں خانه که عصمت نه بود حافظا علم و ادب در زک در مجلس شاه هر گرانست ادب لائق صحبت نه بود</p>	

<p>دعائے نیم شبی دفع صدمه بکند که یک کرشمه تلانی صدمه بکند چو درد در تونه بیند گرا دوا بکند بوقت فاشه صبح یک دعا بکند</p>	<p>دلا سوز که سوز تو کار ما به کند غناب یار پری چهره عاشقانه بخش طیب عشق میخادم است شفق یک ز بخت خفته ملولم بود که بیدار</p>
<p>نیست معلوم که در پرده اسرار چه کرد</p>	<p>ساقیا جام میمده که نگارنده غیب</p>
<p>کس ندانست که در گردش پرکار چه کرد</p>	<p>آل که بر نقش زد این دانه مینائی</p>
<p>دست در حلقه آل زلف و تان تو او کرد تکیه بر عهد تو باد صبا نه تو او کرد آنچه سعی است من اندر طلبت بنو دم این قدر هست که تغییر قضا نه تو او کرد من چه گویم که ترانا ز کی طبع لطیف تا بحد بیست که آهسته دعائت او کرد نظر پاک تو او در رخ جانا دیدن که در آنه نظر جز به صفا نه تو او کرد</p>	

پناہاں خرید بادہ کہ کبھی فری کنند
 باطل دریں خیال کہ اکسیر می کنند
 مشکل حکایتی است کہ تقریری کنند
 خواباں دریں معاملہ تنصیر می کنند
 تا خود درون پرده چہ تقریر می کنند
 قوسے دگر حوالہ بہ نسبت بر می کنند
 کایں کا رخا نہ ایست کہ تغیر می کنند
 چون بیک بیک نگر می ؟ سہم از بر می کنند

من چنینم کہ تو دم دگر ایشان دانند
 کہ دریں آئینہ صاحب نظراں جبرانند
 بعد ازین خرقة صوفی بگروستانند
 آہ اگر خرقة پشیم بگروستانند
 دیو بگزیر دازاں قوم کہ قراں خوانند

دانی کہ چنگ و عود چہ تقریر می کنند
 جز قلب تیرہ پیچ نہ شد حاصل و ہنور
 گویند رمز عشق مگویند و مشنوید
 صد ملک دل بہ نیم نظری توان خرید
 ما از برون در شدہ مغرور صد فریب
 قوسے بجد و جہد گرفتند وصل دست
 فی الجملہ اعتقاد ممکن بر ثبات دہر
 مے خور کہ شیشہ و حافظہ و مکتوب

در نظر بازی مایہ جبراں جبرانند
 وصف رخسارہ خورشید ز خفاش پرین
 گر شوند آگہ از اندیشہ مانجیگاں
 مفلسایتم و ہوائے مے و مطرب دایم
 زاہدار زندگی حافظہ نکند فہم چہ پاک

دوش وقت سحر از غصہ خاتم دادند
 داند راں ظلمت شب آب جیاتم دادند
 من اگر کام روا گشتم و خوشدل چہ عجب
 مستحق بودم و اینہا بزرگاتم دادند

این همه قند و شکر کز سخنم می بریزد
 اجر صبر بست کز آن شلخ نباتم دادند
 کیمیا نیست عجب بندگی پیغمبرمغان
 خاک او گشتم و چندین در جاتم دادند
 شکر شکر بشکرانه بیفشان اے دل
 که نگار خوش و شیرین حرکاتم دادند

رگلِ آدم سبب شدند و به پیمان زدن
 حوریان رقص کنان ساعِ شکرانه زدن
 چون دیدند حقیقت ره افسانه زدن
 قرعه فال بنام من دیوانه زدن
 چون ره آدم بیدار بیک دانه زدن
 تا سر زلف عروسان سخن شانه زدن

دوش ویدم که ملائک در میخانه زدن
 شکر ایزد که میان من و او صلح فدا
 جنگ بهقا دد و ملت همه را عذر بنه
 آسمان بار امانت نتوانست کشید
 مابعد خرم پندار ز ره چو زویم
 کس چو حافظ نکشید از رخ اندیشه نقاد

بفرغ چهره زلفت همه شب زند ره دل
 چه دلاور است دزدی که بکف چراغ دارد

<p>دہر نیست کہ دلہا پیامے نفرستاد فریاد آں ساقی شکر لب سرمست چنداں کہ ز دم لاف کرامات و مناقبات</p>	<p>مثنوی کلامے و سلامے نفرستاد دانست کہ مخمورم و جامے نفرستاد پیچم خبر از هیچ مقامے نفرستاد</p>
<p>دی پیر می فروش کہ ذکرش بخیر باد بیخار گل نباشد بے نیش نوش ہم حافظ گرت ز پند حکیمان ملالت است</p>	<p>گفتا شراب نوش و غم دل میر زیاد تدبیر چیست وضع جہاں این چنین قتاد کو نہ کنیم قصہ کہ عمرت دراز باد</p>
<p>در ازل پر تو حسنت ز تجلی دم زد دیگر آن قرعہ و قسمت ہمہ بر عیش زدند نظرے کرد کہ بیند بکجاں صورت پیش حافظ آں روز بنامہ عشق تو نوشت</p>	<p>عشق پیدا شد و آتش بہمہ عالم زد دل غم دیدہ ما بود کہ ہمہ بر غم زد خیمہ در آب و گل مزرعہ آدم زد کہ قلم بر سر اسباب دل خرم زد</p>
<p>دوش می آمد در خسارہ برافروخته بود تا کجا باز دل غمزدہ سوخته بود کفر زلفش رہ دیں می زد دآں سنگیں دل در رمیش مشعلہ از چہرہ برافروخته بود</p>	

دل بسے خوں بکف آورد و لے دیدہ بر بخت
 اللہ اللہ کہ تلف کرد و کہ اندوخته بود
 گر چه می گفت که زارت بچشم می دیدم
 که نهانش تفرے با من دل سوخته بود
 گفت و خوش گفت برو فرقه بسوزاں حافظ
 یا رب این قلب شناسنی که آموخته بود

در آں هوا که جز برق اندر طلب نباشد در کا رخا نه عشق از کفر ناگزیر است در کیش جاں فروشاں فضل و هنر زید در محفل که خورشید اندر شمار ذره است مے خور که عمر سرد گرد جهان تو نیست	گر خرمی بسوزد و چندین عجب نباشد آتش کرا بسوزد و گر بولهب نباشد اینجا نسب نگنجد اینجا حسب نباشد خود را بزرگ دیدن شرط ادب نباشد جز بادیه بهشتی پیش سبب نباشد
--	--

دل جز مہر مہر ویاں طریقے بر نی گیرد نصیحت کم کن و مار بفراد و فتنه بخش سرو چشے باین خوبی تو گوی چشم از دگر گیرد نصیحت گوئی و ندان را که با حکم خدا جنگ	ز هر درمی دهم پندش ولیکن در نی گیرد که غیر از راستی نقشه دین عی بر نی گیرد برو کاین و عطف بے معنی مراد سر نی گیرد دلش بس تنگ می بینم چرا ساغری گیرد
---	--

<p>چہ خوش صید دلم کردی بنارحم شست خدا را رحمی منعم کہ درویش سرگوش من از پیرمغاں دیدم کرامت سے مرد</p>	<p>کہ کس آہوئی وحشی را ازین شتر نمی گیرد در دیگر نمی داند رہ دیگر نمی گیرد کہ این دلق ریائی را بجائے بر نمی گیرد</p>
---	--

<p>چل سال رنج و غصہ کشیدیم و عاقبت</p>	<p>تدبیر بادستہ متہاسب دو سالہ بود</p>
--	--

دے با غم بسر بردن جہاں یکسر نمی آرد
 بے بفروش دلق ماکزین بہتر نمی آرد
 بکوئے مے فروشانش بجائے بر نمی گیرند
 زہے سجادہ تقویٰ کہ یک ساغر نمی آرد
 شکوہ نایج سلطانی کہ بیم جاں در و بروج است
 کلاہ دلکش است اما بدر نمی آرد
 بشواین نقش دلتنگی کہ در بازاء بریکرنگی
 بہ لغتہائے گوناگوں مے احرر نمی آرد
 برو گنج قاعدت جو بکج عافیت بنشین
 کہ بیدم تنگدل بودن بہ بحر دبر نمی آرد

	<p>چو حافظ در قناعت کوش و از دنیائے دول بگذرد که یک جو منتِ دوناں بعد من ز ریحی ارزد</p>	
<p>شد بر مختب و کار بدستوری کرد انچه با خرقہ زاهدی انگوری کرد</p>		<p>دوستاں دختر رز تو بہ زمستوری کرد نہ بہفت آب کہ رنگش بعد آتش نرود</p>
	<p>درخت دوستی بنشاں کہ کام دل بہار آرد نہالِ دشمنی برگن کہ ریخ ہمیشہ آرد عماری دار لیلی را کہ مہر و ماہ در حکم است خدا یا در دل اندیش کہ بر مجنوں گز آرد دیں باغ ار خدا خواہد دیں پیرانہ سر حافظ نشنید بر لب جوئے و سروے در کنار آرد</p>	
<p>کاں جادوئے کماں کش بر غم غار آید</p>		<p>از چشم شوقش اے دل ایمانِ خود بگمدا</p>
<p>حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد شادی آور دگل و باد صبا شاد آمد</p>		<p>در نمازم خم ابروئے تو چوں یاد آمد بوسے بہبود ز اوضاع جہاں می شنوم</p>

<p>دلبرِ راست کہ باحسَنِ خداداد آمد اسے خوشا سر و کہ از بندِ غم آزاد آمد</p>	<p>دلفریبانِ نباتی ہمہ زیور بستند زیر بارند درختاں کہ تعلق دارند</p>
<p>بدستِ شاہِ دشنے دہ کہ محترم دارد کہ جلوہ نظر و شیوہ کہ م دارد</p>	<p>بخط و خال گدایاں مدہ خزنِیہ دل مراد دل ز کہ جویم کہ نیست دلدارے</p>
<p>یا تنِ سرِ بجاناں یا جاں زنِ برآید مایم و آستانش تا جاں زنِ برآید</p>	<p>دست از طلب ندارم تا کامِ من برآید ہر دم جو پے وفا یاں نتواں گرفت پیرا</p>
<p>نیکنامی خواہی اسے دل بایداں صحبت ملد خود پسندی - جانِ من - بر بانِ نادانی بود دی عزیزے گفت حافظ می خورد پنہاں شرب اسے عزیزِ من گناہ آں بہ کہ پنہاں فی بود</p>	
<p>دریغا کہ با ما وفاے نہ دارد دل و جانِ حافظ صفاے نہ داد</p>	<p>ہمہ چیز دارد و دلارام بسکن چو ماہ است روشن کہ بے مہر و تو</p>

رو بر ریش نہا دم و بر من گز رنگرد
صد لطف چشم داشتیم و یک نظر نکرد

راستے بڑا کہ آہے بر سار آں تو اں زد
شعرے بجاں کہ با و رطل گراں تو اں زد
گرد و ملت و صالت خواہد درے کشودن
سر باہیں تخیل بر آستان تو اں زد
در ویش را نبا شد منزل سرے سلطان
مایم و کہندہ لقمے کا کش در اں تو اں زد

رسید فرودہ کہ ایام غم نخواہد ماند
من ارچہ در نظر پار خاکسار شدم
غنیتمے شمرے شمع وصل پروانہ
چہ جلے شکر و شکایت ز نقش نیک ہست
چناناں ماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند
رقیب نیز چنیں محترم نخواہد ماند
کہ این معاملہ تا صبح دم نخواہد ماند
کہ کس ہمیشہ گرفتار غم نخواہد ماند

رسید فرودہ کہ آمد بہار و سبزہ دید
من این مرقع رنگیں چو گل بجا ہم خست
بگوئے عشق منہ بے دلیل راہ قدم
و طیفہ گر برسد مصرفش گل است و بنید
کہ پیر بادہ فروکشش بحر عہ نہ خرید
کہ گم شد آنکہ دیں رہ بہ رہ برے رسید

کسے کہ سبب زخمندانِ شاد و غمگزید
براحتے ترسید آنکہ ز جنتے نکشید

زمیو ہائے بہشتی چہ ذوق در یاد
کن ز غصہ شکایت کہ در طریق ادب

بعد ازین نور بہ آفاق دہیم از دلِ خویش
کہ بخورشید رسیدیم و غبارِ آخر شد
صبحِ امید کہ بدمتکلفِ پردہ غیب
گو بروں آئے کہ کار شبِ تارِ آخر شد
در شمار ارچہ نیاورد کسے حافظ را
شکر کاں محنتِ بے حد و ستہما ز غر

از سرِ پیاں گزشت بر سرِ پیانہ شد
چہرہ خندانِ شمعِ آفتِ پروانہ شد
قطرہ بارانِ ماگو ہر یک دانہ شد
حلقہٴ اورادِ ماگردشش پچانہ شد
دوش بیک جرعہٴ عاف و فرزانہ شد

زابدِ خلوت نشین دوشِ بیخانہ شد
آتشِ حصارِ گلِ خرمنِ بلبلِ بسوخت
گریہٴ شام و سحرِ شکر کہ ضائعِ نکت
ز گسِ ساقی بخواند آیتِ افسوگری
محتسبِ ماکہ دی جام و قح می شکست

<p>آنچه خود داشت در بنگانه نمنا می کرد</p>	<p>سالک دل طلب جام جم از مای می کرد</p>
<p>قلب از گم شدگان لب در یامی کرد جز مش آں بود که اسرار هویدای می کرد دیگر آں هم بکنند آنچه میحای می کرد</p>	<p>گوهری که صرف کون مکان و لون ق گفت آں یار که ز گشت سر دار بلند فیض روح القدس از باز مدد فرماید</p>
<p>رونی می کده از درس دعا می مالد هر چه کردیم بچشم کرش زیب بود که معال بهمه عیب نهاں بنیا بود</p>	<p>سالها دفتر مادر گر و صعب بود بنکی پیرمناں پس که چو مابد منشاں قلب اندوده حافظ بر او خراج نشد</p>
<p>زین قند پارسی که به بنگاله می رود کایں طفل بکیشبه ره یکساله می رود</p>	<p>نشکر نشکن شوند همه طوطیاں همد طی مکان ببین وزماں در سلوک شعر</p>
<p>سمن بویاں غبار غم چو نبشیت نمنا نشاند پریرویاں قرار دل چو بست بند بنانند بهره یک نفس با ما چو نبشیتند بر خیزند نهال شوق در خاطر چو بر خیزند بنشانند</p>	

<p>کہ مے لعلِ دوائے دلِ نگہیں آمد</p>	<p>شادی یارِ پری چہرہ بدہ بادہ ناب</p>
<p>دلِ رمیدہ مارا انیسِ مونس شد بغزہ مسئلہ آموزِ صد مدرس شد گدائے شہرِ نگہ کن کہ میرِ مجلس شد کہ خاطرِ مہرِ راں گنہ موسوس شد کہ علمِ بے خبرِ افتاد و غفلِ بھیس شد قبولِ دولتیاں کیمیاے پس شد</p>	<p>ستارہ بدِ حشرِ پید و ماہِ مجلس شد نگارِ من کہ بہ مکتبِ زلفت و خطِ ننوشت بصدِ مصطفیٰ ام می نشاند اکنول یار لب از ترشحِ مے پاک کنِ برائے خدا کرشمہ تو شرابِ بعا شقاں پیوود چو زرِ عزیز و جود است شعرِ من آری</p>
	<p>ساتی ار بادہ ازیں دستِ بجام اندازد عارِ فال را ہمہ در شربِ مدام اندازد اے خوشا عالیتِ آں مست کہ در پائے حریف سرود ستازند اند کہ کدام اندازد زاہد اسر بکلمہ گوشتِ خورشیدِ برآر بختت ار قرعہ بدیں ماہِ تمام اندازد زاہدِ خام طمعِ بر سرِ انکار بماند پختہ گرد و چو نظر پرے و جام اندازد</p>

بادہ با مختبب شہر تنوشی حافظ
کہ خورد بادہ است و سنگ بجام اندازد

من از بیگانگان ہرگز نہ سالم
بشارت بر بگوئے میفروشاں
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنما کرد
کہ حافظ تو بہ از زہد و ریا کرد

شاہداں گرو لبری زین ہاں کنند
عاشقاں را بر سرخہ د حکم نیست
نہ اہداں را رخنہ در ایماں کنند
انچہ فرمان تو باشد آں کنند

شراب بیخوش و ساقی خوش دودام نہند
من ارچہ عاشقم و زند و مست و نامہ بہ
میں حقیر گدا یاں عشق را کایں قوم
غلام ہمت در دی کشاں بیکر نگم
کہ زیر کان جہاں از کند شاں نہند
ہزار شکر کہ باران شہر بے گنہند
شہان بے کم و خسران بے کلمند
نہ آں گروہ کہ از برق لباس لہند
ہزار نغمہ من طاعت بہ نیم جو نہند
بہوش با کہ ہنگام بادہ استغنا

شاہداں نیست کہ موئے و میاں دارد
بندہ طلعت آں باش کہ آں لے دارد

در ره عشق نشد کس بیقین محرم راز
 هر کسے بر حسب فهم گمانے دارد
 با خرابات نشینان ز کرامات ملاف
 هر سخن جائے و هر نکته سکانه دارد
 مدعی گو به رود و نکته به حافظ مفر و مش
 کلامان نیز زبانے و بیانیے دارد

ز دیر بر صفت رندان و هر چه بادا باد
 نسیم خاک بر مصلی و آب بر کنایه باد

شراب و عیش نهان صیبت کار و دنیا
 نمی دهند اجازت مرا به سیر سفر

بنیاد مکر با فلک حقه باز کرد
 شتر بنده ره روی که نظر بر حجاز کرد
 مار اخذ از زهد و ریای به نیاز کرد

صوفی نهاد دامن و در حلقه باز کرد
 فردا که پیشگاه حقیقت شود پذیر
 حافظ مکن ملامت رندان که دازل

صوفی را باده باندازه غرور و نوشش باد
 ورنه اندیشه این کار فراموشش باد

گرچه از کبر سخن با من درویش نه کرد
جاں فدائے شکرین پستہ خاموش باد
پیر ما گفت خطا در تلم صنع نه رفت
آفرین بر نظر پاک خطا پوشش باد

صبا وقت سحر بوی زلف یار می آورد
دل شوریده مار از نو در کار می آورد
سر اسر بخشش جاناں طریق لطف و حساں بود
اگر تسبیح می فرمود - اگر زنا ر می آورد
عجب می داشتم دی شب زحافظ جام و پیانه
وے منقش نمی کردم که صوفی وار می آورد

سریالہ پوشاں کہ خرقہ پوش آمد
مگر مستی زہد و ریابوش آمد

چہ جالے صحبت نامحرم است مجلس انس
نہ خالقاہ بیخا نہ می رود حافظ

یار باز آید و با وصل قرارے بکند
جرعہ د کشد و دفع خارے بکند

ظاہر دولت اگر باز گزائے بکند
گو کرے کہ زبزم طربش غمزده

<p>یا و فایا خبر وصل تو یا مرگِ رقیب</p>	<p>بازی چرخ از یس یک دوسه کار بچند</p>
<p>عکس روئے تو چو دایمۀ جام افتاد جلوه گرد رخس روز ازل زیر نقاب غیرت عشق زبان همه حاصل برید هر دمش با من دل سوخته لطفی و گریست پاک میں از نظر پاک بمقصود رسید زیر ششیر عشق رقص کنان باید رفت در خم زلف تو دخیل دل از جا و دق آں شدای خواجہ کہ در صومعه باز منی من زمجد بخرافات نہ خود افتاد ام چه کند کز پے دواراں نرود چوں کار صوقیاں جملہ حر لغیند و نظر باز دے</p>	<p>عارف از خندہ مے در طمع خام افتاد عکسے از پرتو آں بر رخ اقام افتاد از کجا تر غمش در دهن عام افتاد ایں گدایں کہ چه شایستہ انعام افتاد احول از چشم دو بین در طمع خام افتاد کانکہ شد گشتہ او نیک سر انجام افتاد آہ کز چاہ بروں آمد در دام افتاد کار با بارخ ساتی و لب جام افتاد ایتم از روز ازل حاصل فرجام افتاد ہر کہ در دایرہ گردش ایام افتاد زیناں حاقوق دل سوخته بزم افتاد</p>
<p>غلام نرگس سست تو تا جد ارا نند ترا صبا و مرا آب دیدہ شد عمار رقیب در گدرویش از یس کن نخوت</p>	<p>خراب بادہ لعل تو ہو شیارا نند وگر نہ عاشق و معشوق را زدارا نند کہ ساکنان در دوست خاکسارا نند</p>

<p>که مستحق کرامت گناهگار نیست که عند لیب تو از هر طرف هزارانست مرو و بصومعه کا بخا سپاه کارنست که لشکران کند تو رستگار نیست</p>	<p>نصیب است بهشت اخذ نشان نه من بر آن گل عارض غزل سرایم بیا بمبیکده و چهره ارغوانی کن خلاص حافظ از آن زلف تابدا و جا</p>
<p>و نه بیخ از دل بے رحم تو نصیر نبود چون شناسای تو در صومعه کی بود که بر هیچکس حاجت تفسیر نبود</p>	<p>قل این خسته بشمشیر تو تقدیر نبود سر ز حیرت بدر میگردم آیت بد ز عذاب اند و حافظ بے تو</p>
<p>نسبت کن بغیر که اینها خدا کند یا وصل دوست یا مصلی دو کند عیسی دے کجا ست کجا جاسے ما کند</p>	<p>گر بخیز پیش آید و گر راحت اعظم مارا که در عشق و بلائے خار هست جاں رفته در می و حافظ از غصه خست</p>
<p>تکر مشاطه چه با حسن خداداد کند اگر خرابی چه مرا لطف تو آباد کند قدر یک ساعت عمری که درود داد کند</p>	<p>گو هر پاک تو از مدحت استامتنی است امتحان کن که بے گنج مراد است بدینند شاه را بهر بود از طاعت صد ساله زهد</p>

<p>کسے کہ حسنِ رُخ دوست در نظر دارد ز زہد خشک طوالم بیا رہا رہ ناب کسے کہ از رہ تفوی قدم بروں نہ نهاد ز بادہ پیچیت اگر نیست این نہ بس کہ ترا</p>	<p>محقق است کہ او حاصلِ ہمسرہ دارد کہ بوسہ بادہ دماغم مدام تر دارد بغیرم میکدہ اکنون سفر دارد دے ز سوسہ عقل ہے غیب دارد</p>
<p>گر من از باغ تو یک میوہ بکنیم چہ شود ز اہد شہر چہ ملک و شخسہ گزید من کہ در کوسے بتاں منزل و ما و اہرام</p>	<p>پیش پائے بچرخ تو بہ بنیم چہ شود من اگر مہر نگارے بگزینم چہ شود گردہی جائے بغردس برنیم چہ شود</p>
<p>بکوسے خشن منہ بے دلیل راہ قدم</p>	<p>کہ من بخویش نمودم صدا ہننام و نشد</p>
<p>کے شعر ترا بگز خاطر کہ حزین ہشد از دل تو گر با ہم انگشتہ می زہنار غناک نہاید بود از طعن حسودے دل جام مے و خون دل ہر یک بکسے دادند و کار گلاب و گل حکم ازلی ایں بود آں نیست کہ حافظ راستی رود از غفلت</p>	<p>یک نکتہ دریں معنی گفتیم : چہیں ہشد صد ملک سلیہ ہمہ در زیر بگنیں ہشد شاید کہ چو واپسی خیر تو دریں ہشد در دائرہ شتمت او صنایع چنین ہشد کایں شاہد بازاری و آں پرورش ہشد کایں سابقہ زندگی تار و پوس ہشد</p>

از بهر نشت رخسار نباشد	جاں نقد محقر است حاقوذا
حقه مهر بدای مہر و نشا نشت کہ بود ہیچناں در عمل معدن و کان است کہ بود سالمہا رفت و بہاں بہر چنان است کہ بود	گو ہر مخزن اسرار بہا نشت کہ بود طالب لعل و گہر نیست و گر نہ خوشبید زلف ہندوئے تو گفتم کہ گر رہ نزنند
کنوں کہ لالہ ہر افروخت آنش نہ رود شراب نوش و رہا کن حدیث عاد و ثنود وے چہ سود کہ دروے نہ ممکن است خلود	بلاغ تازہ کن آیین دین نہ روشنی زدست شاہد یوسف جہاں عیسی ادم جہاں چو خلد بریں شدید و سوسن و گل
<p>گرچہ بر واعظ شہر اس سخن آساں نہ شود تا ریا و رزو و سالوس مسلمان نہ شود گو ہر پاک بہاید کہ شود قابل فیض ور نہ ہر سنگ و گل لولو و مرجاں نشود عشق می ورزم و امید کہ ای فن شریف چوں ہنر بائے دگر موجب حراماں نشود</p>	

دوش می گفت که فردا بد هم کام دلت
 سبب ساز خدا یا که پشیمان نه شود
 ذره را تا نبود همت عالی حافظ
 طالب چشمه خورشید درخشان نشود

از حثمت اہل چل بکیواں رسیده اند
 جز آہ اہل فضل بکیواں نمی رسد
 صوفی بشنیت زنگ دل خود بہ آبے
 زین شست و شوئے خرقة غفران نمی رسد
 حافظ صبور باش که در راہ عاشقی
 ہر کس کہ جاں نداد بہ جاناں نمی رسد

کہ ہر کہ بے ہنر افتد نظر بہ عیب کند

کمال صدق محبت میں نہ نقص گناہ

کہ ز الفاس خوشش بوئے کسی آید
 ہر کس اینجا با امید ہوئے می آید
 ایں قدر ہمت کہ با نگہ سے می آید

مژدہ اے دل کہ میجا نفس می آید
 یہی کس نیست کہ در کوئے تو اگل محبت
 کس نہ است کہ منر لگہ مقصود کجاست

<p>ہر حرفیے زبے ملتے می آید گو بہا خوش کہ ہنوزش نفس می آید شاہ بہا بہ شکار گئے می آید</p>	<p>جرعہ دہ کہ بہ میخانہ ارباب کرم دوست را اگر سر پر سپیان بہا نم آست یار دار دسر صید دل حافظ یاراں</p>
<p>خوش محال بخش و خطا پوش و خدا دارد پادشاہ ہے کہ بہسا یہ گدائے دارد ہر عمل اجرے و ہر کردہ جزائے دارد</p>	<p>پیر دی کش ما گرچہ ندارد دزد و زور از بدالت نبود دور گرش پر سد حال ستم از غمزہ سیا موز کہ در نہایت عشق</p>
<p>غالباً ایں قدر عقل کفایت باشد ایں زماں سر بردہ آرم چہ حکایت باشد عشق کا رسیست کہ موقوف ہایت باشد ورنہ مستوری تا نا بچہ غایت باشد پیر ما ہر چہ کند عین رعایت باشد تا خود اور از میاں با کہ غنایت باشد حافظ ار بادہ غور و کجائیکایت باشد</p>	<p>من دانکار شراب ایں چہ حکایت باشد من کہ شب را ہفتوی ز دہ ام باد فحک زاہد را راہ برندی نہر و معذرت است تا بغایت رہ میخانہ معنی دانستم بندہ پیر مغفم کہ ز جہلم بر ہا ند زاہد و غیب نماز و من و مستی و نیاز دوش از ایں غصہ غفم کہ حکیم می گفت</p>
<p>حقوق بندگی مخلصانہ یاد آرید</p>	<p>معائنات ز حریف است بانہ یاد آرید</p>

<p>زبے وفائی دور زمانہ یاد آرید ز ہر ماں بسرنا زبانہ یاد آرید</p>	<p>منی خورید زمانے غم وفاداراں سمند دولت اگر تندرست کنش است و کس</p>
<p>کہ کس بر بند خراب استنا من آں نبرد کہ پیچ کس قضاے خدا کی جاں نبرد کہ زنگ غم دولت چڑھے مناں نبرد پہوش باش کہ نقد تو پا سباں نبرد کہ تحفہ کس دروگو ہر بہر و کال نبرد</p>	<p>من و صلاح و سلامت کس این گماں نبرد مباش غرہ بعلم و عمل فینہ زماں مشو فریفتہ رنگ و بوقح در کش اگرچہ دیدہ بود پاسبان تو اے دل سعن بہ نزد سخداں ادا کن حافظ</p>
<p>کہ از رویے مارنگ زردی بہر د کہ کار خدا کی نہ کار لیت خرد قضاے بنشتہ نشاید ستر د ارسطو دہد جاں چو بیچارہ گرد قناعت کن ارنیست اعلیٰ سر د کہ چوں مردہ باشی نگویسند مرد</p>	<p>ہزار آفریں برے صبح باد بروز اہد ما خوردہ بر من مکیہ مرا انداز عشق شد سر نوشت مزن دم ز حکمت کہ در وقت مرگ مکن بیخ بیہودہ خرسند باش چناں زندگانی کن اندر جہاں</p>
<p>قضاے آسمان است این دیگر گنج پند</p>	<p>مرا مہر چشماں ز سر بیرون نخواہد</p>

ہزار شمت کہ آنجا شدم وافر و نخلی ہند
کہ ساز شرع زین فسانہ نے قانون نخلی ہند
ترا عاشق شود پیدا وے مجھ نخلی ہند

مراد و ازل کارے بجز رندی نغمہ
بیانا در صحنہ رنداں بہاگ جنگے نوشیم
شبے مجھوں بہ لیلی گفت کاے محبوبے ہمتا

معاشران گرہ از زلف یا رہ باز کمیند
شبے خوش است این قصہ اش دراز کمیند
حضرت مجلس انس است و دوستان جمع اند
وَأَنَّ بَیْکَادِ بَخَاوِنِیْد و در فراز کمیند
سیان عاشق و مشوق فرق بسیار است
چو یار ناز نماید شما نیا ز کمیند
بجان دوست کہ غم پرده شما نہ درد
اگر اعتقاد بر الطاف کار ساز کمیند
سخنست موعظہ پیرمے فردش انیسست
کہ از معاشرنا جنس احترام کمیند

دگر ز طالع خویشم چہ ملتسن باشد
کہ ہر کجا مشہر ستاں بود گلشن باشد

مرا بصل تو گر زانکہ دسترش باشد
بر آستان تو غوغائے عاشقان عجیب

کہ نیم جان مرا یک کر شمع بس باشد
مرا بہ بیند و کوید کہ ایں چہ کس باشد

چہ حاجت است بشیرِ قتلِ عاشق را
ہزار بار شود آشنای دیگر بار

روز و شب غصہ و غول میخورد و چون نخورم
چوں ز دیدار تو دورم بچہ باشم دلشاد
حافظِ دل شدہ مستغرن یادِ شب و روز
تو ازین بندہ دیکھتہ بکلی آزاد

ہر بد خوش خبر از طرفِ سبب باز آمد
تا گوید کہ چرا رفت و چرا باز آمد
کمالِ بہتِ سنگدل از راہِ وفا باز آمد
لطفِ او ہیں کہ بصلح از درِ ما باز آمد

مژدہ اے دل کہ دگر بادِ صبا باز آمد
عارفے کو کہ کند ہم زبانِ سوکھن
مردی کرد و کرم بختِ خدا داد ہن
گرچہ ما عہد شکستیم و گنہ حافظ کرد

تا ہمہ صومعہ داراں پے کار گیرند
خاصہ رقصہ کہ در دستِ نگار گیرند
کہ درین خیلِ حصارے بسوارے گیرند
بلبالاں را سزدار و دہنِ خارے گیرند

نقد ہار بود آیا کہ عیارے گیرند
رفض بر شعرِ زوالے نے خوش باشد
قوتِ بازوے پر ہیزِ سخاں مفروش
نزلِ چوں شرم ندارد کہ ہند پایہ رگل

<p>زین میاں گریہاں بہ کہ کتاہ گبرند</p>	<p>حافظ ابنائے زمان را غم مکنیست</p>
<p>نہ ہر کہ آئینہ وار دسکندری داند کلا ہداری و آئین سروری داند نہ ہر کہ سرتبراشد قلندری داند جہاں بگریہ اگر داد گستری داند وگر نہ ہر کہ توپینی ستگری داند کہ خواجہ خود روش بند پوری داند کہ لطف طبع و سخن گفتن درسی داند</p>	<p>نہ ہر کہ چہرہ برافروختہ دلبری داند نہ ہر کہ طرف کلمہ کج نہاد و تندیشت ہزار تکتہ باریک تر ز موی این جات بقدر و چہرہ ہر آن کس کہ شاہ غواش و فلے عہد بکوباشد در بیاموزی تو بندگی چو گدایاں بشرط مزد مکن ز شہر دلکش حافظ کسے شود آگاہ</p>
<p>بختم از پا رہ شود رختم ازین جا ببرد ترسم آن زنگس متناہ بیک جا ببرد</p>	<p>نبیست در شہر نگارے کہ دل ببرد عالم و فضلے کہ بہ چل سال دلم جمع آورد</p>
<p>عالم پیرو گزبارہ جواں خواہد شد کہ ببلغ آمد ازین راہ و نڈال خواہد شد مایہ نقد بقا را کہ ضماں خواہد شد مجلس و غط دراز است زمان خواہد شد</p>	<p>نفس باد صبا مشکشاں خواہد شد گل عزیز است غنیمت شمریدن صحبت اے دل از عشرت امروز بفرمانگی گر ز مسجد بخرا بات شد معیب مکن</p>

حافظ از بہر تو آمد سوئے اقلیم وجود	قدمے نہ بودا عشق کہ رواں خواہد شد
نقدِ صوفی ہمہ صافی و بینش باشد خوش بود گر محاکم بحر بہ آید بمیاں ناز پرورد تنعم نبرد راہ بدست غم دنیاے دنی چند خوری بادہ بخور دلن و سجادہ حافظ بہر بادہ فروش	اے بساخر قد کہ مستوجب آتش باشد ناسیب روئے شود ہر کہ دروغش باشد عاشقی شیوہ رنداں بلاکش باشد حیف باشد دل دانا کہ مشوش باشد گر شراب از کف آں ساقی مہوش باشد
	نسبت رویت اگر با ماہ و پرویں کردہ اند صورتے نادیدہ تشبیہ بہ تجنیں کردہ اند ساقیامے دہ کہ با حکم ازل تدبیر نیست قابل تغیر نہ بود آنچه نفسین کردہ اند در سفالیں کاسہ رنداں بخواری منکرید کایں حرفیاں خدمت جامِ جہاں میں کردہ اند
	واعظاں کیں جلوہ در محراب و منبری کنند چوں بخلوت می روند آں کار دیگر نمی کنند

شکله دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
 توبه فرمایاں چرا خود توبه کمتر می کنند
 بنده پیر خراباتم که در دلیشان او
 گنج را از بے نیازی خاک بر سر می کنند
 اے گدای خالقه باز آ که در دیر مغاں
 می دهند آیه و دلها را توانگر می کنند
 صبحدم از عرش می آمد خر و ش باز گفت
 قدسماں گوی که شعر حافظ از بر می کنند

هر که شد محرم دل در حرم یار بماند
 اگر از پرده بروں شد دل عیب یکن
 صوفیاں و ستمناز گروم همه فیت
 خرقه پوشاں بگی مست گدشتد و گشت
 داشت و لطف و صد عیب مرا می پوشید
 جز و کم کو ز ازل تا باید عاشق دوست
 گشت بیمار که چون چشم تو گردد زنگس

و انکلیں کارند انست دماں کار بماند
 تسکرا بزد که نه در پرده پندار بماند
 خرقه ماست که در خانه خمار بماند
 قصه ماست که در کوچه و بازار بماند
 خرقه رهن می و مطرب شد و زنا ر بماند
 جاوداں کس نشیندم که دریں کار بماند
 شیوه آن نشدش حاصل بیمار بماند

<p>کے صد ہند غزرت فقیر نشین دارد</p>	<p>بخواری منکرے منعم ضعیفان فقیراں را</p>
<p>کہ آشنا سخن آشنا نگہ دارد زدست بندہ چہ خیر خدا نگہ دارد</p>	<p>حدیث دوست گویم مگر بہ حضرت دوست نگہ داشت دل ما دجلے رنجش نیست</p>
<p>اگر تر گذرے بر مقام ما افتد کے اتفاق مجال سلام ما افتد بود کہ قرعہ دولت بنام ما افتد</p>	<p>ہملے اوج سعادت بدام ما افتد بہ بارگاہ تو چوں باد رہا نشد راہ بنا امید ازیں درم و برائے خدا</p>
<p>گر رود از پئے خوباں دل من محذور است در دہ در دہ چہ کند کراپے در ماں نہ رود ہر کہ خواہد کہ چو حافظ نشود سرگرداں دل بخوباں نہ دہد در پئے ایمن اں نرود</p>	
<p>سنگ را یسئل تواند برہ دریا بر د</p>	<p>دل شکیں ترا شک من آورد براہ</p>
<p>رقم مہر تو بر چہرہ ما پیابود</p>	<p>یاد باؤ نکہ نہایت نظرے با ما بود</p>

<p>یاد باد آنکه چو چشمت بخیام می کشت</p>	<p>مبخر عیسویت در لب شکر خا بود</p>
<p>یاد باد آنکه سر کوسه تو ام منمنزل بود راست چوں سوین گل از آثر صحبت پاک دل چو از پیر خرد نفقه معانی می جست آه ازین جور و ظلم که درین دایگه است در دلم بود که بے دوست نباشم هرگز نسب بگشتم که به پرسم سبب در و فراق</p>	<p>دیده را روشنی از خاک درت حاصل بود بر زباں بود مرا آنچه تر ادر دل بود عشق می گفت بشرح آنکه بر مشکل بود واسه زان عیش و تنعم که در آن منمنزل بود چه توان کرد که سعه من دل باطل بود مفتی عقل درین مسله لا یعقل بود</p>
<p>حافظ اسرار آئی کس نمیداند خموش</p>	<p>از که می پرسی که دور روزگار را چه رانده</p>
<p>از سرستی دگر باشا هر عهد شباب ای مبر مرده فرما که دو ششم آفتاب</p>	<p>رجعتی می خواستم اما طلاق افتاده بود در شکر خواب صبحی هم وفاق افتاده بود</p>
<p>هر کس که بدید چشم او گفت خرم دل آنکه بهیچ حافظ</p>	<p>کو محبتی که مست گیرد جامه ز مست گیرد</p>

	۱	
سخن سربسته گفتی با حریفان سکندر را نمی بخشند آبے	خدا را زین شمتا پرده بردار بزور و زبر میسر نیست این کار	
حافظ تو تا بگئی غم مالِ جہاں عذری بسیار غم مخور کہ جہاں نیست پادار بادا ہزار دشمن اگر یار با من است دانم مصافحت را و نترسم ز کارزار گر سر و پیش قدمی تیر میکشد مرغ عقلِ طویل را بنود میبج اعتبار		
منکران را ہم ازین مے دوستی بخشاؤ ساقیا عشرت امروز بفردا منگن	و گر ایشان نستاند روانے بمن یا دیوانِ قضا خطا مارے بمن	
دلا چندم بریزی خورند دینہ شرم دار آخر تو ہم سے دینہ خواہے کہ مراد سے دل بر آ آخر		

مراد دنیا و عقی بن بخشید روزی بخش
 بگو شتم قول چنگ اول بستم زلف یا آخر
 دلادر ملک شیخیزی گرازانده گنگیزی
 دم صحت بشمار تنها بیا رد زان نگار آخر
 بنه چوں ماه زانوزد من چوں لعل پیش آورد
 تو گوئی تا بنیم حافظ ز ساقی شرم دار آخر

گلبنامک زد که چشم بد از رو گل بدور
 با بلبلان بیدل و ششید امکن غرور
 مارا شراب خانه قصوراست و یار غرور
 تا نیست غیبت ندهد لذت حضور
 مارا غم نگار بود مایه سرور
 گوید تر که باده مخور گوهر الغفور

دیگر ز شاخ سرو سہی بلبل صبور
 اے گل بشکر آں که شگفتی بکام دل
 زاهد اگر بخور و قصوراست امیدوار
 از دست غیبت تو شکایت نمی کنم
 گرد بگزار بجیش و طلب خرم اندوشت
 مے خور ببا ننگ و چنگ و مخور غصه و رسته

بر برگشته خود آے وز خاکش برگیر
 ورنه در گوشه نشین دلی ریادر برگیر
 بخت گور وے کن و وے زمین لشکر گیر

بر لب تشنه من بین و مدار آب درین
 در سماع آے وز سر خرقه بر انداز برقص
 دوست گودوست شود و هر جهان دشمن

<p>صوف برکش ز سرو باد صافی درکش حافظ آراسته کن بزم و بگو واعظ را</p>	<p>سیم در با زور و سیم برے در بر گیر کہ میں مجلس و ترک سیر منبر گیر</p>
<p>روئے بنما و جو د خودم از یاد ببر سعی ناکرده دیں راہ بجائے نرسی دوش می گفت ہر گاہ درازت بگشتم</p>	<p>خرمن سوخکاں را ہمہ گو باد ببر مزد اگر می طلبی طاعت استاد ببر یارب از خاطرش اندیشہ بیداد ببر</p>
<p>یا صواب است یا خطا خوردن</p>	<p>اگر خطا هست گد صواب بسیار</p>
<p>دفا خواہی جفاکش باش حافظ</p>	<p>فَاتِ الرَّسْمَ وَالْخُسْرَانَ فِي التَّجَرُّ</p>
<p>مراد ماہمہ موقوف یک کرشمہ است زدوستانِ قیام بقدر در بیغ مدار حریف بزم تو بودم چو ماہ نو بودی کنونکہ ماہ تمامی نظر در بیغ مدار</p>	
<p>دل برگرفتہ بودم از ایام گل دلے</p>	<p>کارے نکرد ہمت پا کان روزگار</p>

<p>از مے کنند روزه کشا طایان یار تسبیح شیخ و خرقه رند شراب غار</p>	<p>گرفت شد سحر چه نقضان صبح هست ترسم که روز حشر غناں بر غناں رود</p>
<p>تشنه ددم مرا با وصل و با بهر حال این دل شوریده را با این چه ذال چه کار با بهشت و دوزخ و با عوالم با بهر حال</p>	<p>عاشق یارم مرا با کفر و با ایمان چه کار قبله و محراب من ابروی دلدار است چونکه اندر هر دو عالم یار می باید مرا</p>
<p>بجز از خدمت نرندال نکم کار دیگر تا برم گوهر خود را بخسریار دیگر هر زمان باد و نسیم بر سر یار دیگر حاشا شد که روم من ز سپه یار دیگر غرقه گشتند درین بادیه بسیار دیگر</p>	<p>گر بود عمر به مے خانه روم یار دیگر معرفت نیست درین قوم خدا یاد می راز سر بسنه ما بین که بدست نال گفتند یار اگر رفت و حق صحبت دیرین نشاخت باز گویم نه درین واقعه حافظ تنها است</p>
<p>هر آنچه ناصح مشفق بگویدت بپذیر اگر موافق ندی بر من شود تقدیر گر اندکے نہ بوفی رضا است خورده گیر دلے کر شمه سانی نمی کند تقصیر</p>	<p>نصیحتی گفت بشن و بهانه بگیر بر آں سرم که نوشتم مے و گنه نکم چو قسمت از لی بے حضور مرا کردند بغرم توبه نهادم قدح ز کف صد بار</p>

<p>مے دو سالہ و محبوب چار دہ سالہ عذیث تو بہ دریں بزم گلو و اعظ چہ جلے گفتہ آخا جو شعر سلمان است</p>	<p>ہیں بس است مرا صحبت صغیر و کبیر کہ ساقیان کماں ابروت ز نندہ تیر کہ شعر حافظ شیراز بہ ز شعر ظہیر</p>
<p>یوسف گمشدہ باز آید بہ کنعاں غم مخور دور گردوں گرد روزے بر مراد نگشت یاں مشو نہ مید چوں واقف نہ از سر غیب اسے دل ابریل فنا بنیاد هستی بر کند گرچہ منزل بس خطرناک است مفضل پدید</p>	<p>کلبہ احزاں شود روزے گلستاں غم مخور دایا بکساں نہ اند کار دوراں غم مخور باشد اندر پردہ باز یہاں پناں غم مخور چوں نزار نوح است کشتیاں طوفان غم مخور یا بیچ رہے نیست کو نیست پایاں غم مخور</p>
<p>نہ</p>	<p>نہ</p>
<p>صوفی ماکہ تو بہ زست کردہ بود دوش چوں بادہ مست ہر سر خم رفت کف زناں</p>	<p>بشکست عمد چوں در میخانہ دید باز حافظ کہ دوش ادب ساغر شنید از</p>
<p>براہ سیکدہ عشاق راست دگر تاز ہرچ در نزد مہجد ازین ز حضرت دست نغم ز ہجر تو چشم از جہاں فرومی دخت</p>	<p>ہماں نیاز کہ جلیج را برا جہاز چو کعبہ یافتم آیم ز بت پرستی باز امید دولت وصل تو دادا جانم باز</p>

<p>دے بحالِ غریب دیا بر خد پم داز بشرط آنکه ز کارم نظر نگیری باز که نیش و نوش بهم باشد و نشیب و فراز تو دستِ کوتہ من بین و آستینِ دراز</p>	<p>منم غریب دیا رو توئی غیب نواز بہر کند کہ خواہی بگیر و باز مہمند ولا مثال ز شامے کہ صبح در پے دوست خیالِ قد بلند تو می کند دلِ من</p>
<p>چہ شکر گویمت اے کار ساز بندہ نواز کہ مردِ راہ نیندیشد از نشیب و فراز من آں نیم کہ ازین عشق بازی آیم باز</p>	<p>منم کہ دیدہ بدیدار دوستِ کردم باز ز شکلاتِ طریقت عناں منابِ اَدل اگر چہ حسنِ تو از عشقِ غیر مستغنی است</p>
<p>ترا بکام خود و با تو خویش را دمساز حرکتِ چو شمع جفاے رسد بسوز و بسا</p>	<p>ہزار شک کہ دیدم بکامِ خویشیت باز بہیں سپاس کہ مجلسِ مہنور است بدست</p>
<p>غریو و لولہ در جانِ شیخ و شباب انداز کہ گفتہ اند کمونی کن و در آب انداز</p>	<p>بیا و کشتی ما در شرطِ شراب انداز حرا بخشیتی بادہ در افکن اے سانی</p>
<p>تر حکمتِ بما کہ گوید باز</p>	<p>جز فلاطون خم نشینِ شراب</p>

خیز و در کاسه زلاب طربتاک انداز
 پیش از آنکه شود کاسه سر خاک انداز
 عاقبت منزل ما وادی خاموشانست
 حالیا غلغله در گنجب افلاک انداز
 دل مار که ز مارِ سر زلف تو بخت
 از لب خود بشفا خانه تریاک انداز
 غسل در اشک ز دم کابل طریقت گویند
 پاک شو اول و پس دیده بر آں پاک انداز
 یارب آں زاهد خود ہیں کہ بجز عیب ندید
 دود آہیش در آئینہ ادراک انداز
 چشم آلودہ نظر از رخ جانان دور است
 بر رخ او نظر از آئینہ پاک انداز

ہزار جامہ تقویٰ و خرقہ پیرہین
 کہ جز ولایت تو ام نیستیج دستاویز
 کہ در مقام رضا باش و از قضا مگریز
 بے ز دل بر مہول روز رستاخیز

فراتے پیرہن چاک ماہرویاں باد
 فقیر و خستہ بدرگاہت آدم رحمت
 بیا کہ حافظِ مے خانہ دوش با من گفت
 پیالہ در کفتم بند تا سحر کہ حشر

تو خود حجاب خودی حافظ از میان خبر	میان عاشق و معشوق هیچ حالت نیست
<p>کہ مراد بین آں ماہ تمام است امروز ہیں کہ در کج خرابات مقام است امروز کارادچوں ز بہاراں بنظام است امروز کانکہ باشاہد و مے نیست کدہم است امروز</p>	<p>گو عروسِ فلکی رخ نما از مشرق زاہدے را کہ نبودے چو صواعق جے صبیہ مہلبل مست از چہ سبب می نالد محاسب بہنوختہ کو پندہ رنداں را</p>
	س
<p>بیگانہ گرد و قصہٴ بیج آشنا می پرس اسے دل بدر دُخ کن نام دوا می پرس از ما بحر حکایت سہر و وفا می پرس</p>	<p>جاناں تر کہ گفت کہ حوالا می پرس دردِ قہرِ طیب خرد بابِ عشق نیست ما قصہٴ سگند رودار را نخواہدہ ایم</p>
	<p>بہر یک جرعہ کہ آزار کش در پے نیست ز تمنے بیکشم از مردم ناداں کہ می پرس گوشتہ گیری و سلامت ہو سم بود و لے فتنہ می کند آں زنگس فتاں کہ می پرس</p>

زاہد از ما بسلاست بگذر کاں مے لعل
دل و دیں می برد از دست بد آنساں کہ میریں
گفتش زلفت بچین کہ کشا دی گفتا
حافظ ایں قصہ دراز است بقراں کہ میریں

سخنایں شہیدہ ام کہ میریں
بمقامے رسیدہ ام کہ میریں

من بگوش خود از دہانش دوش
ہیچو حافظ غریب در رد عشق

ہر دو عالم را بدشمن دہ کہ مارا دہشت
تا ترا دیدم نکردم جز بدیدارت ہو

در ضمیر ما بخی گنج بجز از دوست کس
خاطر موقتے ہو س کردے کہ بینم چیز با

نسیم روضہ شیراز پیک راہت بس
کہ سیر معنوی و کج خانقاہت بس
کہ ایں قدر ز جہاں کسب پاچاہت بس
کہ شیشہ مے صاف و شگاہت بس
تواہل دانش و فضل ہیں گناہت بس
حریم درگ پیر میاں پناہت بس

دلاریق سفر بخت نیکنواہت بس
دگر ز منزل جاناں سفر مکن درویش
بصد مصطفیٰ بنشین و ساغرے نوش
زیادتی مطلب کار پر خود آساں کن
فلک مردم ناداں دہد ز نام مراد
و گر کہیں بکشاید غے ز کشور دل

<p>رضائے ایزد انعام پادشاہت بس دعائے نیم شب وورد صبح گاہت بس</p>	<p>بمنت دگراں خاکن کہ درد جہاں ہیج ورد دگر نیست حاجت کا حفظ</p>
<p>زین چمن سایہ آں سرد روان بس از گوانان جہاں رطل گراں مارا بس ماکہ زندیم و گدا دیرمخاں مارا بس کایں اشارت ز جہاں گذراں مارا بس گر شمار نہ بس این سود و زیان مارا بس دولت صحبت آں مولش جاں مارا بس کہ سیر کوئے نواز کون و مکاں مارا بس طبع چوں آب و غزلمائے روان مارا بس</p>	<p>گلخیز گلستان جہاں مارا بس من و ہم صحبتی اہل ریادورم باد قصر فردوس پیاد سنن علی می بخشید بنشین بر لب جوئے و گذر عمر ببین نقد باز ارجاں بنگر و آزار جہاں یار با ما ست چہ حاجت کہ زیادت ظہیم از دین خویش خدا را ہیشتم مفرست حافظ از مشرب خدمت گل بے لافانی است</p>
	<p>ش</p>
<p>طریق خدمت و آئین بندگی کرد خدا کے راکہ رہا کن بیا و سلطان ہش تو شمع بجلی یک زباں و یک دل شو مجال کو شش پروانہ ہیں و خداں ہش</p>	<p>ۛ</p>

خوش حافظ و از جورِ یار ناله مکن
ترا که گفت که بر رویِ خوب حیران باش

آنرا که دوستی علی نیست کافراست
اگر زاهد زمانه و گوشتیخ راه باش

در خرقه چو آتش زدی اے عارف ساک
بهدی کن و سر حلقه رند ابرِ جهاں باش

باغبان گریختن وز سبب گل بایدش
بر خفا سحر خاں بجزاں صبر بلبل بایدش
ایدل اندر بند زلفش از پریشانی منال
مرغ زیرک چون بدام افتد قمل بایدش
رند عالم سوز را با مصاحبت بی بی چه کار
کار ملک است آنکه تدبیر و تامل بایدش
تکیه بر تقوی و دانش در طریقت کافربست
را هر و گریه بند دارد توکل بایدش

ساقیا در گردش ساغر تعلل تا بچند
 دورِ چوں ما عاشقانِ قد تسلسل بایش
 کیست حافظِ تانوشِ یادِ بے آوازِ چنگ
 عاشقِ مسکینِ چرا چندین بکل بایش

بکر دگار رہا کرده یہ مصباحِ خویش
 اگر ز سترِ قناعت خبر شود درویش
 در آفرینش از انواع نوشدارویش
 زہے طریقت و ملت زہے شریعتِ کیش

بجد و جہدِ چو کارے غنی رود از پیش
 بہ پاؤںِ شاہی عالمِ فرو نیارِ دسر
 بنوش بادہ کہ قسامِ صنعتِ قیمت کرد
 ریاحلال شمارند و جامِ بادہ حرام

بوئے گلِ نفسِ ہمدمِ صبا می باش
 سہ ماہ مے خور و نہ ماہِ پارِ سامی باش
 بنوش و منتظرِ رحمتِ خدا می باش

بدو ر لالہ فتح گیر و بے ریامی باش
 نگوئیت کہ ہمہ سال مے پرستی کن
 چو پیرِ سالکِ عشقت بے حوالہ کند

بنمائیت نظرے کن کہ من دلستندہ راہ
 نرود بے مددِ لطفِ تو کارے از پیش

پس زانو نشین و غم بیہودہ مخور
 کہ ز غم خوردن تو رزق نگر د کم و بیش
 چونکہ این کوشش بیفائدہ سودے مذہب
 پس میبازد دل خود ز غم ای دور اندیش
 پریش حال دل سوخته کن بہر خدا
 نیست از شاہ عجب گر نبواز درویش

بسے شدیم و نشد عشق را کرانہ پدید
 تبارک اللہ ازیں رہ کہ نیست پایش

مرا گوئے کہ خاموش باش و دم در کش
 کہ در چمن نتواں یافت مرغ را خاموش
 نعیم روضہ جنت بذوق آل نرسد
 کہ یار نوش کند بادہ و نوگوئی نوش

خداوند انکند از زوالش
 بخواد از مردم صاحب کمالش

خوشا شیراز و وضع بے مثلش
 بہ شیرازے و فیض روح قدسی

<p>که شیریناں ندادند انفعالش که دارم عشرتے خوش باخیالش نگردی شکوایام وصالش</p>	<p>که نام قندِ مصری برد آبخ مکن بیدار ازین خوابم خدا را چرا حافظ چومی ترسیدی از حجر</p>
	<p>عشق است و منطی و جوانی و نو بهار عذر مپدیر و جرم بذیل کرم پوش دلش بند از غیب بگوشش دلم رسید حافظ تو غصه کم خور و بنشین دمی بنوش</p>
<p>که دور شاه شجاع است دلیر بنوش هزار گونه سخن در دهان و لب خاموش</p>	<p>سحر ز لطف غیم رسید مرده بگوش شد آنکه اهل نظر بر کناره می رفتند</p>
ق	
<p>که از نهفتن او دیک سینه میرد جوش اما می شهر که سجاده میکشد بدوش گداز گشته نشینی تو حافظا محرومش</p>	<p>ببانگ جنگ بگویم آں حکایتها ز کوه میکده دوشش بوش می دند رموز مصلحت خویش خسروان اند</p>
	<p>شراب تلخ میخوایم که مرد افکن بود زورش که تا یکدم بیاسایم ز دنیا و شر و شورش</p>

کمند صید بهرامی بیگلر جام جم بردار
 که من پیو دم این صحرانه بهرام است و گورش
 نظر کردن بدرویشان منافی بزرگی نیست
 سلیمان باچنا حشمت نظر با بود با مورش
 بیانا در صافیت راز دهر نسیایم
 بشرط آنکه نمانی بکج طبعان و دل کورش

وین زهر خشک ربی خوشگویش
 زین بحر قطره بمن خاکسار بخش

صوفی گلچین در مرغ بخار بخش
 اے آنکه ره مبشر ب مقصود برده

گل در اندیشه که چو عشوه کند در کارش
 خواجہ آنست که باشد غم خدمتگارش
 هر کجا هست خدایا بسلا مت دارش
 بدو جام دگر آشفته شود دستارش
 ناز پرورد وصال است مجازارش

فکر بلبل همه آنست که گل شد یارش
 دلربایی همه آنست که عاشق بکشد
 آن سفر کرده که صفا فله دل همه اوست
 صوفی از سرخوش این نیست که کج کرد کاه
 دل حاقط که بدید از تو خوش شده بود

کنار آب و پلے مید و طبع شرویا رے خوش
 معاندر لب شیرین و سانی گلند از غوش

لبِ صبحِ شاد و دلِ خوشدلی بستن
 که تنهایی دل افروز است طرفِ مالِ ز آفتاب
 چو به درگاهِ شکر است ساقی را بنامِ ایزد
 که مستی میکند با عقل می آرد خمارے خوش
 ہر آن کس را کہ بر خاطر عشقِ دلبرے بارست
 سپندے گو بر آتش نہ کہ داری کار و بار خوش
 بغضاتِ عمر شد حافظِ بیا بیا بے خانہ
 کہ شگولانِ مستی بیاموزند کارے خوش

خواہی کہ سخت و سست جہاں بر تو نگذرد
 بگذر ز عہدِ سست و پنہائے سختِ خوش

جمعِ خوبی و لطف است غدارِ چو ہمیش
 لیکنش مہر و وفا نیست - خدایا ہمیش
 دلبرم شاہد و طفل است بازی روزے
 بگشدد زارم و در شرع نباشد گنہش

	<p>جاں بشکرانہ کنم صرف گراں دانہ دُر صدق دیدہ حافظ شود آرام گیش</p>	
<p>چو حافظ خاک کرد کف گل خویش</p>	<p>که از جولانی آخر در ره ما</p>	<p>بیار</p>
<p>گفت بخت بد گشته می نبوش نکته سر بسته چه گوئی نموش هر قدر ایدل که ترانی بکوشش</p>	<p>بالقے از گوشه می خانه دوش عفو خدا بیشتر از جرم ماست گرچه وصالش نه بکوشش دیند</p>	
	<p>همره دوست دلم باد بهر جا که رود همت اہل کرم بدرقه جان و نفس</p>	
	<p>در ره عشق که از سیل فنا نیست گزار میکنم خاطر خود را به تمنائے تو خوش در بیان فنا گرچه زهر سو خطر است میرود حافظ بیدل بتولائے تو خوش</p>	

در بساط نکته دانان خود فروشی شرط نیست
یا سخن دانسته گویاے مرد بخرد یا خموش

ص

زانکه الْقَاصُّ لَا يَجِبُ الْقَاصُّ
بِئِنَّ بِالْإِنِّ وَالْجُرُوحِ قِصَا ص

از رقیبت دلم نیافت خلا ص
محتسب تخم شکست من میراد

ط

که که در جلد کوی بجای ما حافظ
که با تو نیست مرا جنگ و ماجرا حافظ
بدامنش نرسد دست هر گدا حافظ

ز چشم بد رخ خوب ترا خدا حافظ
بیا که نویت صلح است و دوستی و صفا
تو از کجا و امید وصال او ز کجا

ع

بهین که رقص کنایا میرود بنا له جنگ
کسی که اذن نمی دادے استماع سماع

وضع دوراں بنگر ساغر عشرت برگیر
که بهر حال بهین است بهین او ضلع

و

طالع اگر مدو کند دانش آ ورم به کف
 اگر بخش ز ہے طرب ورنجند ز ہے شرف
 طرف کرم ز کس نہ بست این دل پر امید من
 گر چه صبا ہی بر د فقه من بهر طرف
 چند بنا ز پرورم مهربان سنگدل
 یاد پدر نمی کنند این پسران نا خلف
 بیخبرند ز اهداں - نقش بخاں ولا ثقل
 مست ز بایست مختب - بادہ نبوش ولا تحف
 صوفی شہر ہیں کہ چوں - نغمہ شب می خورد
 یال دوش دراز باد - این جوان خوش علف
 من بکدام دل خوشی مے خورم و طرب کنم
 کز پس و پیش خاطر م - لشکر غم کشیدہ صف
 حافظ اگر قدم نمی در رو خاندان عشق
 بدرقه رہت شود ہمت شخہ نجف

ق

زبانِ خامه ندارد و سرِ بیانِ فراق	و گرنه شرحِ دهم با تو داستانِ این
کجا روم چه کنم حالِ دلِ کرا گویم	که داد من بستاند و ده جزای فراق

مقامِ امن و معنیفش در فتنِ شفیق
گرت مدام میسر شود ز به تو فتن
جهان و کارِ جہاں جمله تیج و تیج است
ہزار بار من این نکتہ کردہ ام تحقیق
بلای من رو و فرصت شمر غنیمتِ وقت
کہ در کمینکہ عمرند قاطعانِ طریق
بیا کہ تو بہ زلزلِ نگار و خندہ جام
تصور نیست کہ عقلش غنی کند تصدیق

ک

اگر شرابِ خوری جرعه فشاں برخاک	از آن گناہ کہ نفی رسید بغیر چہ پاک
--------------------------------	------------------------------------

در دوستی حافظ اگر نیست یقین	ز ر خالص است و پاک منیدارد از محک
هزار دشمنم رمی کند ز قصدِ ہلاک اگر تو زخم زنی بہ کہ دیگرے مرہم ترا چنانکہ تویی ہر نظر کجا بیند	گرم تودوستی از دشمنان ندایم پاک و اگر تو زہر دہی بہ کہ دیگرے تراک بقدر بنیش خود ہر کسے کند اراک
ل	
اگر بگوئے تو باشد مرا مجال وصول چہ جرم کردہ ام ایجان دل بھضرت تو کجا روم چہ کنم حال دل کرا گویم ہر دے عشق بساز و خوش شو حافظ	رسد ز دولت وصل تو کار من بھصول کہ طاعت من بیدل منی شود مقبول کہ گشتہ ام ز غم و جور روزگار ملول رموز عشق مکن فاش پیش اہل عقول
وصف لب اعلیٰ تو چہ گویم بر قیباں دل بردی و جان می دہمت چو نرئی حافظ چو تو پا در حرم عشق نہادی	نیکو نہ بود معنی نازک بر جاہل چوں نیک حریفیم چہ حاجت بہ محصل درد امن او دست زن و از ہمہ گسل
پائے مانگ است و منزل بس دراز	دستِ ما کوتاہ و خرما بر نخل

<p>که کس مباد ز کردارِ ناصواب حجل ز نظمِ حافظ و این طبع همچو آبِ حجل</p>	<p>بجهد گل شدم از تو بد مشرب آبِ حجل حجابِ نهمت از آن سببِ آن خضر که گشت</p>
<p>آه ازین کبریا و جاه و جلال نالۀ عاشقانِ خوش است نبال</p>	<p>مگر کس با سوسه کس نمی گردد حافظِ عشق ز صابری تا چند</p>
<p>یا بنا کن خانه در غورِ دِیس</p>	<p>یا کن یا پنبه نال دوسنی</p>
<p>هر کس شنید گفتا شد در قائل جانم بسوخت آذر کس با این فضائل از شافعی پرسید امثالِ این مسائل چند آنکه از جوانبِ این سخن مسائل آیا بود که بنیم در گردنت حائل</p>	<p>بر نکته که گفتیم در وصفِ آن شائل تخصیصِ عشق و رندی آسان نمودن حلج بر سر دار این نکته خوش سرائی در داکه بر درِ خود بارم نه داد و بهر او دستِ دستِ حافظ تو یزد چشم زخم است</p>
<p>بر دامنِ او دست زدن از همه بگسل</p>	<p>حافظ تو بر و بندگیِ پیرِ منال کن</p>
<p>توان گزشت ز جورِ قیب در بهال</p>	<p>چو یابر سر صلی است عذری بخود</p>

ساقی بیار بادہ کہ آمد زمان گل	تا بشکینم توبہ دگر در میان گل
م	م
آنکہ پامال جفا کرد چو خاک را ہم من نہ آئم کہ بجو راز تو بنالم حاشا صوفی صومعہ عالم قدسم لیکن بامن راہ نشین خیر و سود میکہه آئی	خاک می بوسم و غدر ریش می خواهم چاکر معتقد و بندہ دولت خواهم حالیہ دیر مغالست حوالست گا ہم تا بہ بینی کہ در اس حلقہ چہ صفا دیا ہم
بارہا گفتہ ام دبار دگر می گویم در پس آئینہ طوطی صفتم داشتند اند من اگر خارم اگر گل چمن آری بہست دوستان عیب من بید و حیرن مکنید گرچہ بادلق منجھے گلگون عیب است	ق کہ من دلشدہ این نہ بخود می پویم انچہ اسناد ازل گفت بگو می گویم کہ ازاں دست کہ می پروردم می رویم گو برے دارم و حسب نظرے می جویم کمکم عیب کز و رنگ ریا می شویم
باز آئے ساقیا کہ ہوا خواہ خد منم عیم من برندی و بدنامی سے فقیہ من کز وطن سفر نہ گیرم لبر خویش	مشتاق بندگی و دعا گوئے دولتم کایں بود سر نوشت ز دیوان فطرتم در شوق دیدن تو ہوا خواہ غریتم

برخیز تا طریق تکلف را بیاکنیم
هفتاد و نکت از نظر خلق در نهال
آل کونین سابقه چندین نواحت کرد

دکان معرفت بدو چو پربها کنیم
بهنر ز طاعتی که به روئے وریاکنیم
ممکن بود که عفو کند گر خطا کنیم

بیان شکن هر آینه گردد شکسته دل
ساقی بیا که دور گل است و زمان عشق
چون خون خصم همچو صراحی بر سختی
حافظ بکنج میکده دارد قرارگاه

ان العود عند ملوک النبى ذمم
پیش آرجام و بیخ مخور غم ز پیش و کم
باد وستان لبش و طرب گیر جام جم
کا لبطر فی الحدیقه و البیث فی اللاحم

بغرم توبه سحر گفتم استخاره کنم
سخن درست بگویم منی تو انم و ید
بدور لاله دماغ مرا علاج کنی
اگر شب بزم با من حدیث توبه رود
مرا که نیست ره و رسم لقمه پرهیزی
گدازه میکده ام لیک و قنوت مستی
اگر ز لعل لب یار پوسه یا بم
نه قاضیم نه مدرس نه محتسب نه فقیه

بهار تو پریشان میرسد چه چاره کنم
که مے خورند حریفان و من نظاره کنم
گر از میان بزم طرب کناره کنم
ز بے طهارتی آزار بے غمراهه کنم
بهاں به است که میخانه را اجاره کنم
که ناز بر فلک و حکم بر ستاره کنم
جواں شوم ز سر و زندگی دوباره کنم
مرا چه سود که منع مشربا بخاره کنم

<p>بہانگ بر لب و نئے رازش آشکارہ کنم</p>	<p>ز بادہ خوردن و پینہاں لول شد حاقظ</p>
<p>دگر بگو کہ ز عشقت چہ طرف برستم سخن بجا ک نیکن چرا کہ من ستم</p>	<p>بغیر از آنکہ بشد دین و دانش از دستم اگر مردم ہشیاری اے نصیحت گو</p>
<p>کز ہر جوئے ہمہ محتاج این دریم شرط آں بود کہ جز رہ این شیوہ نسیریم با خاک کوئے دوست بفردوس نگریم با خاک آستانہ این در ہسر بریم</p>	<p>بگذر از تائبشارع مے خانہ بگذریم روز نخست چوں دم رندی زدیم عشق واعظ مکن نصیحت شوریدگاں کہ ما حافظ چورہ بنگرہ کلخ وصل نیست</p>
<p>و گر نیرم زندہ مند تا پند بریم کہ پیش دست و بازویت میرم کہ در دست شب ہجرال اسیرم بسبب بوستان وجوئے شہرم رسد تا سدرہ آواز صغیرم بیک جرعه جو اغم کن کہ پیرم کہ گر آتش شوم دروئے نگیرم</p>	<p>بتیغم گر زندہ سنش نگیرم کماں ابروئے مارا گو مزین نیر برائے آفتاب صبح امید چو طفلان واعظا تا کے فریبی من آں مرغم کہ ہر شام و سحر گاہ بفریادم رس اے پیر خرابات بسوز این خرقہ تقویٰ چو حافظ</p>

صبح انجیر زد بلبل کجائی ساقیا بر خیز
 که غوغائی کند در سر خار خمر دو شبنم
 رموز عشق و سرمستی ز من بشنو نه از ده اعط
 که با جام و قبح هر شب قرین ماه و پر و نیم
 حدیث آرزو و سندی که در این نامه ثبت افتاد
 بهما طلب غلط باث که حافظ داد تلقینم

بیاتاکل بر افشانیم مے در ساغر اندازیم
 فلک را شفق بشکافیم طرح نو در اندازیم
 اگر غم شکر انگیزد که خون عاشقان بریزد
 من و ساقی بهم سازیم و بنیادش بر اندازیم
 چو در دست رو و خوش بزن مطرب سر و خوش
 که دست افشان غزل خوانیم بکجا و باں سر اندازیم
 کیے از عقل می لافد و گریزات می باسد
 بیا کاین داور بپار به پیش داور اندازیم
 بهشت عدن اگر خواهی بیا یا ما بهیمان
 که از پائے نعمت کیسری محض کوثر اندازیم

سرخدانی نفوس خوانی نمی ورزند در شبیرانه
بیا حافظ که ما خود را بکتاب دیگر اندازیم

بروای زاهد و برورد کشاں خود ده نگیر
کار فرمائی قدر می کنند این من چه کنم
حافظا خلد برین خانه مورد وثق من است
اندیس منزل ویرانه تشبیهن چه کنم

دولت غلام من شد و اقبال چاکرم

تا سایه مبارکت افتاد بر سرم

مرا می بینی و در دم زیادت میکنی در دم
ترا می بینم و شوتم زیادت می شود در دم
به سامان نمی پرسی نمی دانم چه سرداری
بدر مانم نمی کوشی نمی دانی مگر در دم

چو آنه خاک کف یاسی یار خود باشم
بشهر خود روم و شهر یار خود باشم

چو آنه در پی عزیم دیار خود باشم
غم غریبی و غربت چو هرمنی تا بم

<p>کہ روزِ واقعہ پیشِ نگارِ خود ہاشم</p>	<p>چو کارِ عمر نہ پیدا است با کس اولی</p>
<p>کا بودہ گشتِ خرقہ و لے پاکِ دامنم</p>	<p>در حق من بدر دگشی ظنِ بد بسر</p>
<p>من لافِ عقلِ مینرغم این کار کے کسٹم ایک چند نیز خدمتِ مشوق دے کسٹم با فیضِ لطافتِ اوصدا زین نامہ طے کسٹم بامدعی بگو کہ چرا ترک دے کسٹم روزے بخش بہ بینم و تسلیم دے کسٹم</p>	<p>حاشا کہ من بموسم گل ترک دے کسٹم از قال و قبلِ مدرسہ حالی دلم گرفت از نامہ سیباہِ تترسم کہ روزِ حشر خاکِ مرا چو در ازل از سے شستہ اند ایں جانِ عاریت کہ بہ حافظِ پیر دوست</p>
<p>حالیہ مصالحتِ وقتِ دریاں می بینم کہ کسٹم رختِ میخانہ و غوثِ بنشینم جامِ مے گیرم و از اہلِ ریا دور شوم یعنی از اہلِ بھماں پاک و لے بگزینم من اگر زندِ خراباتم و گر حافظِ شہ ایں متاعم کہ تو می بینی و کمتر نہ بینم</p>	

حجاب چهره جاں می شود غبار تنم
 خوشاد می که ازین چهره پرده برفکنم
 چنین نقش نه سرای من خوش الحان است
 روم بگلشن رضواں که مرغ آں چمنم
 عیاں نشد که چرا آدم کجا بودم
 در ریغ و در ده غافل ز کار غویشتم
 چگونہ طوف کنم در نصای عالم قدس
 چو در سراچه ترکیب تخته بند تنم
 مرا که منظر حور است مسکن و مادی
 چرا بکوئے خراباتیاں بود و طمس
 بیاد هستی حافظ ز پیش او بردار
 که باد بود تو کس نشود زمین که منم

نذر کردم که گرای غم بسر آید روزی
 تا در میکده شادان و غزلخواں بروم

بوائے سلطنت بود خدمت تو گزیدم

امید خواجگیم بود بندگی تو کردم

خیز تا از درِ خانه کشادے طلبیم
زاد راہِ حرم دوست نداریم مگر
چوں عمت را نتوان یافت مگر در دل نشا
بر درِ مدرسه تا چند نشینی حافظ

بر درِ دوست نشینم و مرادے طلبیم
بگدائی ز درِ میکده زادے طلبیم
ما با امید عمت خاطر شادے طلبیم
خیز تا از درِ خانه کشادے طلبیم

خیز تا خرقہ صوفی بخر ابات بریم
تا ہمہ خلوتیاں جامِ صبحی گیسزد
در بند درہ ما خارِ ملامت ز اہد
قدر وقت ارشاد دل و کارے کنند
سوئے زندان قلند برہ آورده سفر
فتنہ می بار د ازین طاقِ مقررش بر خیز
حافظ آبِ سُرخ خود بر درِ ہر سفد مریز

زرق و طامات بہا زار خرافات بریم
چنگِ صبحی بدرِ پیر خرابات بریم
از گلستانش بزند ان مکافات بریم
بس خجالتش کہ ازین حاصلِ اوقات بریم
دلنِ پشیمنے و سجادہ بطامات بریم
تا بمیخانہ پیناہ از ہمہ آفات بریم
حاجت آں بہ کہ بر قاضی حاجتِ بریم

در خراباتِ محال گر گذراخت بازم
صحبتِ حورِ سخا ہم کو بود عینِ قصور
سر سوئے تو و سر سینه بماندے پنہاں
ہمچو چگم کنار آرد بدہ کارم دلم

حاصلِ خرقہ و سجادہ رواں در بازم
با خیال تو اگر بادگیرے پروازم
چشمِ تروا من اگر فاش نکردے رازم
یا چونے از لب خود یک نفسے بخوام

در خراباتِ مغان نورِ خدا می بینم
 وین عجب بین که چه نورے ز کجای بینم
 کیست دردمی کشِ این میکده یار که درش
 قبله حاجت و محرابِ دعا می بینم
 جلوه بر من مفروشِ اے ملکِ اسحاج که تو
 خانه می بینی و من خانه خدا می بینم
 دوستانِ عیب نظر بازی حافظ ملکند
 که من اور از محبانِ خدا می بینم

داستان در پرده می گوئی و لے
 گفته خواهد شد بدستان نیز هم

گفته بودی که خبر ده که به بحر چونی
 آنچه خاتم که به نیچی دندان بازم

حاشق و رندم و میخواره با و از بند
 این همه منصب از اں شوخ پریش دارم
 حافط چوں غم و شادی جهان در گذر است
 بهتر آنست که من خاطر خود خوش دارم

نیست در کس کرم و وقتِ طرب می گزرد
چاره آنست که سجاده بکشد بفر و ششیر

از ثباتِ خودم این کینه خوش آمد که بچو
بر سر کوئی تو از پائے طلبِ نقشتم

حافظا تکیه بر ایام چو سهواست و خطا
من چرا عشرت امروز بفر دامن گنم

دی شب بسیل اشک ره خواب میزد
چشم بروئی ساقی و گوشتم بقول جنگ
ساقی لبوتنا این غزلم کاسه می گرفت
خوش بود وقتِ حافظ و قال مراد کام
نقشش بیا در خط تو بر آب میزد
قائے بخشش و گوشت دریں باب میزد
میگنم این سرود می ناب میزد
بر نام عمر و دولت احباب میزد

روزِ عید است و من امروز درین تدبیرم
که دهم حال من روزه و ساغر گیسوم
پند سیرانه دهد و اعطی شهرم لیکن
من نه آنم که دگر پند رکنی بر پند یرم

	می کشیدم و سجاده تقوی بردوش آه اگر خلق شوند آگ ازین تزیویرم خلق گویند که حافظ سخن پیر بنوش ساخته بهم امروز به از صد پیرم	
	حاش شد که حساب روز حشرم باک نیست فال فردا میزنم امروز عشرت می کنم	
که از بالا بلندان شرمسارم که زور مردم آزاری ندارم چه باشد شکر گفتم می گذارم	ز دست کوتاه خود زیر بارم من از بازو خود دارم بس شکر اگر گفتم دعای فرشتان	
تا ز بنیاد کن تا نه گنی بنیادم من ازاں روز که در بند توام آزادم	زلف بر باد میزند بی بر بادم حافظ از جو ر تو حاشا که بنالدر و نک	
	نقش ستوری و مستی نه بدست من و نشست انچه است و ازل گفت بکن آن کردم	

<p>که لطف آب حیات از پیاله ی جویم مریدِ محبت در دی کُشان غُشِ خویم چنانکه پرورش می دهند می رویم خدا گوا هست بهر جا که هست با اویم که من نه معتمد مرد عافیت جویم</p>	<p>سرم خوش است و بیابک بلندی گویم عبوس ز هد بوجه خمار تشنید مکن درین چنین سرزنش بخود روی تو خائف و خرابات در میان مبین نصیحت چه گنی ناصحا چو می دانی</p>
<p>گر گشت بهم سر زلف تو زنجیر کنم دل و دین را همه در بارم و تو فر کنم من نه آنم که دگر گوش پرتز و بر کنم چونکه تقدیر چنین بود چه تدبیر کنم</p>	<p>دل دیوانه ازاں شد که پذیرد در ماں که بد آنم که وصال تو بدین دست دهم دور شو از برم اے واعظ و فسانه گوی نیست امکان خلاص از غم اے حاج</p>
<p>صوفی بیا که حسرت سالیوس بر کشیم دین دلق زرق را خط بطلان بسبر کشیم نذر و فتوح صومعه در دجه می دهم دین ریا با آب خرابات بر کشیم سرفضا که در تنق غیب منزوی است مستانه اش نقاب ز رخساره بر کشیم</p>	

فردا اگر نہ روضہ رضواں بجا دہند
 غلماں ز غرقہ حور ز جنت بدر کشیم
 حافظ نہ حد تست چنین لا فہا زدن
 پا از گیم خویش چرا بیشتر کشیم

عاشق و رند و نظر باز موی گویم قاش
 تا بدانی کہ بچندیں صفت آ رہستہ ایم

ما ملک عافیت نہ بہ لشکر گرفته ایم
 طاق و روان مدرسہ قیل و قال فضل
 عمر گزشت و ما با امید اشارتے
 ناموس چند سالہ اجداد بیکنام
 ابدل عیش کو من کہ ما نقد عقل و ہوش
 فرما اشارتے کہ دو چشم میداد
 ماتحت سلطنت نہ بہ باز و نہادہ ایم
 زینہا پخاک کوئے تو مار و نہادہ ایم
 چشمے برآں دو نرگس جادو نہادہ ایم
 در راہ جام و ساقی مہ رو نہادہ ایم
 در راہ یار سلسلہ گیسو نہادہ ایم
 پیوستہ برد و گوشتہ ابر و نہادہ ایم

غم زمانہ کہ ہمیشہ کراں مہی بینم
 نشان مرد خدا عاشقی است با خود
 ز آفتاب قبح از تعلق عیش بگیر
 دواش جرے چوں از غواں نمی بینم
 کہ در شاخ شہر این نشان نمی بینم
 چرا کہ طالع وقت آنچنان نمی بینم

فاش می گویم از گفته خود دشادم
طایر گشتن قدسم چه دهم شنج فزانی
من ملک بودم و فردوس بریں جایم بود
سایه طوبی و دجونی عرو لب عوض
مکوب بخت مرا هیچ منجم نه شناخت

بند و عشقم از هر دو جهان آزادم
که دریں دنیا چه حادثه چوں افتاد م
آدم آورد دریں دیر خراب آبادم
بهوائے سرکشی تو برفت از یادم
یارب از ما در گیتی بچه طالع زادم

فوتی پیر مغال دارم و قولیست قدیم
که حرام است می آں را که زیار است و ندیم
چاک خواهم زدن این دلق ریائی چه کنم
روح را صحبت ناهنس عذاب است ایتم
فکر بهبود خود ایدل ز در دیگر کن
در د عاشق نه شود به زدا و اے حکم
دولت معرفت اندوز که با خود به بری
که نصیب دگران است لصاب ز رو سیم

گرازیں منزل غربت بسوئے خانه روم

نذر کردم که ہم از راه بے خانه روم

<p>گرچه از آتش دل چوں خیم دہوشتم حاشا شد کہ نیم معتقد طاعتِ خویش ہست امیدم کہ علی الرغم عدد روز جزا پدرم روضہ رضوال بد و گندم بفرجست خرقہ پوشی من از غایت دینداری نیست</p>	<p>مہربان زدہ دوش بخورم و خاموشتم اینقدر ہست کہ گدگدہ می نوشتم فیض عفویش نہد بار گند بردوشتم ناخلف ہاشم اگر من بجای نفروشم پردہ بر سر صد عیب نہاں می پوشتم</p>
<p>گرچه افتاد زلفش گرہی در کارم</p>	<p>ہیچناں حشمت کشادہ ذکرش می دارم</p>
<p>وام حافظ بگو کہ باز دہند</p>	<p>کردہ اعتراف و ماگو ہسیم</p>
<p>گر من از سر زلفش مدعیان اندیشتم ز ہر رنداب نو آموختہ را و بد نسبت من اگر ندیم دگر شیخ چہ کارم با کس</p>	<p>شبوہ مستی و زندگی نرود از پیشتم من کہ بدنام ہما نم چہ صلاح اندیشتم حافظ را بخود و عارف وقت خوشتم</p>
<p>با برآریم شبے دست و دعا بکنیم آنکہ بچرم برنجید و بہ تیغ زد و رفت دلہ اندر دہ بشد حافظ خوش لہجہ کجاست</p>	<p>غم ہجران ترا چاہد رجائے بکنیم با شش آریہ خدا را کہ صفائے بکنیم تا بقول و غزلش ماز و نوائے بکنیم</p>

<p>ہمارا عشق و ہمبخت جام بادہ ایم ما آں شقایقیم کہ بادغ زاده ایم گو بادہ صاف کن کہ بعد ز اینستاده ایم</p>	<p>ما سرخشان مست دل از دست داده ایم اے گل تو دوش جام صبوحی کشیدہ بیرمغاں ز توبہ ما گر لول شد</p>
<p>اوقات دعا در رہ جانانہ نہادیم از روئے صفا برب جانانہ نہادیم</p>	<p>ماورد سحر بر درے خانہ نہادیم آں بوسہ کہ ز اہد ز پیش داد بہادست</p>
<p>از بد حادثہ اینجا پیناہ آمدہ ایم</p>	<p>ما بریں در نہ پے حشت جاہ آمدہ ایم</p>
<p>خود غلط بود انچہ ما پنداشیم ما محصل بر کسے نگما شیم</p>	<p>ما زیاراں چشم باری داشتیم گفت خود دادی بادل حافظیم</p>
<p>عیب درویش و تو نگہ کم و بیش بد است کار یہ مصاحبت آنست کہ مطلق نیکیم اگر بدے گفت حسودے و رفیقے رنجید گو تو خوش باش کہ ما گوین بہ حق نیکیم</p>	

حافظ ارخصم خطا گفت یگریم برو
در سخن گفت جدل با سخن حق نه کنیم

مرا عهد لیسیت با جانان که تا جاں در بدن دارم
هواداری کوبش را چو جان خویشتن دارم
مرا در خانه سره لیسیت کاند رسای قدش
فراغ از سرو بستانی و شمشاد چمن دارم
خدا را اسے رقیب امشب زلمے دیرہ بر کم
کہ من بالعل خاموشش نہا فی یک سخن دارم
گرم صدر شکر از خواں بقصد دل کمیں سازند
بجاء شد و المنقہ بستے لشکر شکن دارم
الا اسے پیر فرزانہ کن عیلم بہ میخانہ
کہ من در ترک پیمانہ دل پیاں شکن دارم
بر بندہ شہرہ شد حافظ پلن چندین درع با
چہ غم دارم چو در عالم امین الدین جن دارم

ہر چہ آغاز نہ ارد نہ پذیرد انجام

ماجرے من و مشوق مرا پایاں نیست

<p>رواں دار کہ محروم اذا آستان برویم کہ ہر چہ رائے تو باشد جز این آن برویم</p>	<p>گدائے کوئے شائیم و حاجتے داریم گو کہ حافظ ازیں در بر و بر آخذ</p>
<p>ز کا تم دہ کہ مسکین و فقیر م کہ روز غم بجز ساغر نہ گیدم</p>	<p>نصابِ جن در حد کمال است قرارے کردہ ام بامیفر و شاں</p>
<p>طاہر قدسم و از دام چہاں بر خیزم از سر خواجگی کون و مکاں بر خیزم بہ جفاے فلک و جور زماں بر خیزم</p>	<p>ثر دہ وصل تو کو کز سر جاں بر خیزم بولائے تو کہ گر بندہ خویشم خوانی تو پندار کہ از خاک سر کوئے تو من</p>
<p>صد بار تو بہ کردم و دیگر نمی کنم با خاک کوئی دوست برابر نمی کنم کردم اشارتے و مکر نمی کنم گفتم گو کہ گوشش بہر نمی کنم مزدورم از محال تو باد نمی کنم نازد کر شمشیر بر سر مہر نمی کنم</p>	<p>من ترک عشق بازی و ساغر نمی کنم باغ بہشت و سایہ بلوئی و قصر عور یقین و در میں ہاں نظریک اشارتے شیخ بہ طغر گفت حرام است مجھ پیر مٹاں حکایت معقولی کند ایں تقویم بس است کہ چوں اعلان شہر</p>

آنگہ بگویمت کہ دو پیانہ در کشم	گفتی ز سہ عدد ازل نکتہ بگوئی
لطفنامی کنی اے خاکِ درت تلخ سرم کہ من این هن برقیبان تو ہرگز نہ بوم	من کہ باشم کہ برآں خاطرِ عطر گزرم دلبر اندہ نواز میت کہ آموخت بگو
مختص دانہ کن این کار ہا کمتر کنم کے طبع دیکھ دیش گردونِ دوں پرور کنم وعدہ فوٹے زاہد را چہ سرا اور کنم چوں در افتادم چہ اندیشہ دیگر کنم تا عوفے خواہم و اندیشہ دیگر کنم	من نہ آں زندم کہ ترک شاہد و ساغر کنم من کہ دارم در گدای گنج سلطانی بست من کہ امر و مہم بہشت نقدِ محال می شود شیوہ رندی نہ لائق بود و ضمیر او سے زہد و قسٹ گل چہ سودا نیست حافظ ہوشدار
بر منتہائے مطلب خود کام راں شدم ہر چند این خیس شدم و آن چنان شدم کز ساکنانِ درگاہِ پیرِ مفاں شدم	مشکرِ خدا کہ ہر چہ طلب کردم از خدا مقتت حوالتم بخراباتی کند آں روز بر دمِ درِ معنی کشادہ شد
	اگر بر خیز و از دستم کہ باولدار بشینم ز جامِ دھلے نوشم از باغِ حسن گل چینم

مگر دیوانہ خواہم شد دریں سودا کہ شب ناز روز
 سخن باکماہ می گویم پری در خواب می بینم
 چو ہر خاکے کہ باد آورد فینے بود و انعام
 ز حال بندہ یاد آورد کہ خدمتگار دیر نسیم
 نہ ہر کون نقش نعلی زد کلا مش دہیز بر آمد
 تدر و طرف می گیرم کہ چالاک ست شاہینم
 رموز عشق و سرمستی ز من بشنودن از حافظ
 کہ با جام و قدح ہر شب حریف ماہ ہر نیم

ہمہ آفاق پر از فتنہ و شرمی بینم
 مشکل این ست کہ ہر روز تبری بینم
 قوت دانا ہمہ از غول جگر می بینم
 طوقِ زریں ہمہ در گردنِ خرمی بینم

این چہ شورسیت کہ در دور قمری بینم
 ہر کسے روز ہی می طلبد از ایام
 انہماں را ہمہ شربت ز گلاب و قند است
 اسب تازی شدہ مجروح بریریا لال

صلاح از ما چہ می جوئی کہ مستان رہنا تم
 بد و زنگسنت سلامت را دعا گفتیم

	<p>در میخانه را بکشتا که هیچ از خانقاه نکشود گرست با در بود ورنه سخن این بود ما گفتیم</p>	
	<p>هر چند آن آرام دل دائم نه بخشد کام دل نقش خیال سعی کشم فال دوائی می زخم</p>	
	<p>با آنکه از خود غایبم وزی چو حافظ تا بهیم در مجلس روحانیان که گاه جلس میزندم</p>	
<p>بجزار با کم جاں که زجاں خبر ندادم من بینوایم مضطرب چه کنم که زرنه دارم نوبرین دمن بر آنم که دل از نوبر ندادم</p>		<p>بر وای طیبم از سر که خیمبر ز سر ندادم ز رست کنند ز پور - بز رست نشنند دبر دگر مگو که خواهم که نه در گشت بر آنم</p>
<p>تا ما غرت پُر است نبوشان و نوش کن باں اے سپهر که بیرشوی بند گوش کن همست دیں علایب سے فروش کن</p>	<p>ن</p>	<p>اے نوچشم من سخن هست با گوش کن پیران سخن به بحر بگفتند گفتت بشیخ و خرقه لذت مستی بخشدت</p>

چشم غایتِ بہن دردِ نوشِ گُن	ساتی کہ جامت ازے صافی تہی مباد
	گوشہ گیراں انتظارِ جلوہ خوش می کنند بر شکنِ طربِ کلاہ و برقع از رخِ برنگن
آہنگ و فائز کِ جفا بہر خدا کن	باد شدگان جو رد جفا تا کی آخر
در ماں نکر و ند مسکینِ غریباں گو شرم بادت از عندِ لیلیاں نخواں نہفقن درد از طیبیاں چشمِ محباں روئے جمیباں یا رب مبادا کامِ رقیباں تا چند باشم از بے نصیباں گر می شنیدے پسند ادیباں	چند آنکہ گفتیم - غم با طیبیاں آں گل کہ ہر دم درد است عار است ما در دہنہاں با یا ر گفتیم یا رب اماں دہ تا با ز بیند درجِ محبت بر مہر خود نیست اے منم آخر بر خوانِ وصلت حافظ گشتے رسوائے گیتی
رخ از رویاں بے سامانِ پششاں کہ صافی باد عیشِ دردِ نوشاں	خدا را کم نشیں با خرقہ پوشاں دیں صوفی و شاں دردے ندیم

دانی کہ چسبست دولت دیدار یار زید
در کوسے او دانی بر خضر وی گزیدن
از جاں طمع بریدن آساں بود و لیکن
از دوستان جانی شکل تو اس بریدن

بخی گوید کسے برو بہ احسن

چہ حافظ اجرائے عشقبا زی

دلغ مجلس روحانیاں معطر کن
حوالتم بدال لعل پچو شکر کن
کرشمہ بر آسمن دناز بر صنوبر کن
بیک کرشمہ صوفی و شتم قلندر کن
تو کار خود مدہ از دست دی بسافر کن
پیالہ بدہش گو داغ را تر کن
ز کار ما کہ کنی شعر حافظا ز بر کن

ز در در آو شہستان مامنور کن
طمع بقصد وصال تو جد ما بنود
چو شاہدان چین زبردست حسرت تواند
ازیں مرقع پستیمہ تنگ در تنگم
فضول نفس حکایت بے کند ساقی
و گر فہیمہ بفہیمت کند کہ مے مخورید
پس از ملا دست عیش و عشق مہر دیاں

دامن دوست بدست آروز دشمن بگسل
مرد پزداں شو و امین گذراں اہرمنان

پیرہانہ کش ماکہ روانش خوش با د
گفت پرہیز کن از صحبت پیاں شکنان

خلاف مذہب آناں جمال اینان ہیں
دراز دستی این کوتہ آستیناں ہیں
دماغ کبرگدایان خوشہ چیناں ہیں
نیا ز اہل دل و ناز نازیناں ہیں
ضمیر عاقبت اندیش پیشیناں ہیں
صفائے نیت پاکان و پاکدیناں ہیں

شراب لعل کش در گنجیناں ہیں
بزمیر دلق ملع کند با دارند
بحرمن دوچاں سرفرونی آرند
گرہ زابر دے پُرچیں فی کشاید یار
اسیر عشق شدن چارہ خلاص نیست
عبارہ خاطر حافظ بہر دصیقل عشق

دور فلک ذمگ ندارد دشتاب کن
مار از جام بادہ گلگوں خراب کن
گر برگ عیش می طلبی ترک خواب کن
با ما بجام بادہ صافی خطاب کن
برخیز و دے غزم بکار صواب کن

صبح است ساقیا قہجے پر شراب کن
زاں پشتیر کہ عالم فانی شود و متخرب
خورشید سے زمشرق ساغر طلوع کرد
ما مرد ہر دو توبہ و طامات نیستیم
کار صواب بادہ پرستی است حافظا

با بر و ان دو قاقوس مشتری شکن

بہ ہوان نظر شیر آفتاب بگیر

<p>یعنی کہ رُخ پرش و جمانے خراب کُن بادشمنان قدر کش و با اعتبار کُن</p>	<p>گلبرگ راز سنبل مشکین نقاب کن ماہیتِ غولیش و غے ترا آزموده ایم</p>
<p>بدست را بغیر ساقی حوالہ کُن عسلے بر آر و تو بے ہفتاد سالہ کُن</p>	<p>ما سرخوشیم و بادہٗ مادرِ پیالہ کُن اے پیرخانقہ بخراب است شودے</p>
<p>منم کہ دیدہ نیالودہ ام بدیدین کہ در طریقتِ ماکا فریست رنجیدین کہ و عذابے علماں واجب است نشیندین کہ دست زہد فروشاں خطا بستین</p>	<p>منم کہ شہرہ شہرم بعشق و زردین وفا کنیم و ملامت کشیم و خوش ہشیم عناں بمبلیکہ خواہیم تا فت زین مجلس پلاس جز لبِ مشوق و جامے حافظ</p>
<p>بجراں بلائے باشد یا رب بلاگرداں بر سر کلاہ بشکن در بر قبا بہ گرداں مگر نیست رضاے حکم تنہا گرداں</p>	<p>می سوزم از فراق تو و از جفا گرداں یغمائے عقل و دین را بیروں غرام ہست حافظ ز خوب و یاں قیمت جز این قدر نیست</p>
<p>گفتم اے خواجہٗ عاقل نہرے بہتر از ہیں</p>	<p>نامحکم گفت کہ جز غم چہ بہتر دار عشق</p>

اعتبار سخن عام چه بخا بد بودن	باده خور غم خور و پند مقلد مشغور
	و
اے بادشاہ حسن سخن باگدا بگو گو در حضور پیرین این ماجرا بگو مے نوش و نرگس رنگ برائے خدا بگو	در راه عشق فرق غنی و فقیر نیست آنکس که منع ماز خراباست می کند حافظ گرت به مجلس اودا می دهند
خورشید سایه پرور طرف کلاه تو از دل نیایدش که نوبد گناه تو ماییم و آستانه دولت پناه تو	اے غنیمت ناله چین خاک راه تو خورم بخورم هیچ ملک با چن جال یارانِ ہم نشین همه از هم جدا شدند
زینت تلخ و گیس از گوهر والاسے تو جرعه بود از زلال جام جان افزای تو راز کس مخفی نماند بر فروغ ماسے تو	اے قوائے پادشاهی راست بر بالاک تو آنچه اسکندر طلب کرد و مذاوش روزگار تو عصا حاجت در جرم حرمت مخراج نیست
که نیست در سر من جز هوای خدمت او بیار باد که مستظرم بر حمت او مزن بیاسے که مظلوم نیستیت او	بجان پیر خرابات دق صحبت او بهشت اگر چه ز جلے گنا، بیکاران است بر آستانه خاندان گرسرے بینی

کنہست محصیت وز بہرے مشیت
بنام خواجہ کوشیم و فخر دولت او
مگر خاکِ خرابات بود فطرت او

کن بجیشم غارت نگاه بر من مست
مچی کند دل من میل زہد و توبہ وے
دام خرقہ حافظ باده در گز است

نوع

خرقہ زہد و جامے گرچہ نہ در خور منست
ایں بے نقس پیر خم در طلبِ وفاے تو
مکہ لول گشتے از نفس فرشتگان
قال و مقال عالی می کشم از برائے تو
دلن گدائے عشق را گنج بود در آستین
دود بہ سلطنت سید ہر کہ بود گدائے تو

کبردار اہل صومعہ ام کردے پرست
ایں دودیس کہ نامہ من شد سیاہ از و
آخر دین خیال کہ دار گدائے شہر
روزے شود کہ یاد کند پادشاہ از و

از مادہ برواں منست شرم نیست رو

گفتابروں شدی بہا شدے ماہ نو

ساقی بیا رہا دہ کہ رمزے بگویمیت	ن	از سیر اختران کن سال و ماہ تو
شکل ہلال ہر سہمی و ہد نشان		از افسر سیاہک طرف کلاہ گو

مزیع سبز فلک دیدم و داس سہ نو
 یادم از کشتہ خود آمد و ہنگام درد
 تکیہ بر اختر شبگرد کن کاین عیار
 تلج کا دوس رہود و کمر کیخسہ و
 گر روی پاک و مجرد چو میجا بہ فلک
 از فروغ تو بخورشید رسد صد پر تو
 آسماں گو مفردین این عظمت کاندہ عشق
 خرمن لعل بجوے خوشہ پرویں بد و جو
 آتش زرق وریا خرمن دیں خواہد سوخت
 حافظ این خرقہ پشمینہ بیند از دبر و

گفتی سخن خود را بایا رہا بد گفت	اے کاش تو انستم گفتن سخن با او
استاد غزل سعدی است پیش بہ کس تا	دارد سخن حافظ طرز سخن خا جو

مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بہ نو
 بادہ دلکشا بجو تازہ بتازہ نو بہ نو
 با صنفے چو لہجے خوش نبشیں بہ خلوتے
 بوسہ سناں بکام از و تازہ بتازہ نو بہ نو
 بر زحیات کے خوری گر نہ مدام ہے خودی
 بادہ بخور بہا داو تازہ بتازہ نو بہ نو

۵

اِنِّیْ ہُوَ اَیُّتٌ دہرائن ہجر القیام
 من جرب الحرب حلت بہ الندامہ
 فی بعد ما عذابت فی قریب الندامہ

از خون دل نوشتم نزدیک یازامہ
 ہر چند کا زمودم از وے نبود سو دم
 پر سیدم از طیبے احوال دوست گفتا

مانند چشم مست چٹے جہاں ندیدہ
 گیتی نشان ندادہ ایز دنیا فریدہ
 مجاہدہ ترک دادہ پیمانہ در کشیدہ
 کہ ایں کہیں کشادہ کہ آں کہاں کشیدہ
 آندم کہ جان شیریں باشد بلب سرسیدہ

اے از فروغ رویت روشن چراغ دیدہ
 بپنحوں تو نازینے سرتا بہا لطافت
 ہر زاہدے کہ دیدہ یا قوتی فرود شد
 در قصد خون عاشق ابرو و چشم شہخت
 گر بر لبم نہی لب یا یم حیات باقی

<p>آرام جان و مونسِ قلبِ رسیدہ مذورِ دامت کہ تو اور اندیدہ بیش از غیم خویش مگر پاکشیدہ</p>	<p>از من جدا شد کہ تو ام نور دیدہ منم ز عشق او کنی اے مفتی زماں زہں سرزنش کہ کرد ترا دوست حافظ</p>
<p>فرصت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ چوں بہرِ رسیدنِ اربابِ نیاز آمدہ کشتہ غمِ خود را بہ نماز آمدہ مگر از مذہبِ این طائفہ باز آمدہ</p>	<p>ایکہ با سلسلہ زلف دراز آمدہ ساعتی تا ز مفرابِ بگرداں عادت آفرینِ بردلِ نرم تو کہ از بہرِ ثواب گفت حافظ دگر تہ خرقہ شرب آوردہ</p>
<p>فنا در سرِ حافظِ ہوائے میخانہ</p>	<p>حدیثِ مدرّسہ و خانقاہِ مگرے کہ باز</p>
<p>مگر تو عفو کنی ورنہ چسبیت عذر گناہ</p>	<p>منم کہ بے تو نفسِ میزِ زم زمی مجلت</p>
<p>دامنِ کشاں بھی شد در شربِ زر کشیدہ صدماہر و زرشکش جیبِ قصب دریدہ از بابِ آنشِ مے برگرد عارضش خوئے چوں قطرِ مائے شبنم بر برگ گل چکیدہ</p>	

<p>شمشاد خوش خرامش از ناز پروریده یارب که مدعی ربابان باں بریید هزار آفتاب کردیم از گفته و شنیده</p>	<p>یا قوت جانفزایش از آب لطف زاده هر بد گفت دشمن مدحی مانشیدی گر خاطر شریف رنجیده شد ز حافظ</p>
<p>نشسته بر در صلائے بشیخ و شایسته و نه ز طوفان کلاهیم بر سیلاب زده که خفته تو در آغوش بخت خواب زده هزار صفت زد و عایله مستجاب زده</p>	<p>در سرای مغال رفته بود و آب زده سبک کشتاں همه در بند گیش بسته کمر وصال دوات بیدار تر سمت ندیدند بیا بسیکده حافظ که بر تو عرضه کنم</p>
<p>دوش رستم بد بر میگذرد خواب آلوده خرقه تر دامن و سجاده شراب آلوده آشنا یان ره عشق درین بحر عمیق غرفه گشتند و نه گشتند به آب آلوده</p>	<p>گفت حافظ بزد و کنه بیادان مفروض سحر گایاں چو مخمور شبانه نهادم عقل را زاده ره از من نه بندی ز امنیاں طرفی کمر دار</p>

<p>که عنقا را بلند است آشیانه خیال آب دگل در ره بهانه ازین دریاست ناپید اگر آن که تحقیقش فنون است و فسانه</p>	<p>بره این دامن بر مرغ دگر نه ندیر و مطرب و ساقی همه دوست بره کشتی می تا خوش بر آیم وجود است حاکم حافط</p>
<p>همگام گل که دیده بے مرقع نهاده ساقی پیاله ده تا دل شود گشاده گر عاشقی طرب کن با ساقیان ساده</p>	<p>عید است و مو به گل ساقی بیار باده نیز نه بد یا ساقی بگرفت خاطر من این یک دور و دگر گل را غنیمت دال</p>
<p>کاهم بکام است اکبر الله پیران جاهل شیخان گمراه وز فل عابد استغفر الله سر بر ندارم از خاک درگاه صبر از خدا خواه صبر از خدا خواه عونی ندانم این رسم و این راه از وصل جانان صد لوحش الله ورد ششمانه درس سحرگاه</p>	<p>عیشم مدام است از لعل دلخواه مارا مکتبی افسانه کردند از قول نماند کردیم تو به رد بر نماندیم از راه خدمت از صبر عاشق خوش تر نباشد دل طمع نه تار راه است دیشب برویش خوش بود و تم شوق رخصت بر دازد حافط</p>

گر تیج بارد در کوئے آل ماه من رند و عشق آنگاه تو به آیین توتوی مانیر دایم شایخ دناهد کمتر شناسیم حافظ نبوده زینگو نه بیدل	گردن نهادیم احکم دشت استغفر الله - استغفر الله اما چه چاره با بخت گمراه یا جام بادیه یا قصه کوتاه اگر می شنیده پند نگو خواه
---	---

نصیب من چو خرابات کرده است اله
دریں میان بگو زاهد ا مرا چه گناه
کسی که در از لش جام می نصیب افتاد
چرا بحشر کند این گناه را در خواه
بگو بزاهد سالوس و خرقه پوش و دور و
که دست زرق دراز است و آستین کوتاه

ق

تو خرقه را ز برائے هوا همی پوشی
که تا بزرق بری بندگان حق از راه

مراد من ز خرابات چونکہ حال شد
 دلم ز مدرسه و خانقہ گشت سیاہ
 بروگدائے درج گدائے شو حافظ
 تو این مراد نیابی مگر بے الله

خداوند مرا آں ده که آں به
 که راز دوست از دشمن نهای به
 بحکم آں که دولت جاوداں به
 که این سیب ز رخ زال بوستان به
 که آخر کف و لیس تا تو اں به
 که رائے پیر از جنت جواں به
 و لیکن گفته حافظ از اں به

وصال بود عمر جاوداں به
 بیشترم زدو با کس نه گفتم
 دلادام گدائے کس را و باش
 بخدم ز اهدا دعوت مفرمائے
 خدا را از طبیب من به پرسید
 جانا سر متاب از پند پیراں
 سخن اندر دامن دوست گوهر

می

یار نیست چو حوسه و سرای بهشته
 حیف است ز خو بجکه شود عاشق بخت

آمرزش نقد است کیسے را که درین جا
 تا کیغم دنیائے آبرای و لیل ناداں

چو سبک دُر خوش آست نظم شعر تو حافظ
کہ گاہ لطف سبق می برد ز نظم نظامی

ساقی مے گلگون بطلب بر لب کشتے
لب لکن تو کہ دے سرا و نیز بخشتے
آرزو کہ بصر نیست چه خوب و چه زشتی
تر کے است چو حور و سر کو بہشتی
اگر بالش ز نیست بسا زیم بخشتے

آنکوں کہ زنگل باز چین شد چو ہیشتمے
مگر محسبت بر کرد وے بادہ زند سنگ
جل من و علیہ علیہ فلک را چہ تفاوت
زابد گنم نیہ حکایت کہ بہ قدم
بر خاک رہ خواہ کہ ایوان کمال است

ز اں نفوہ مشکبار داری
اگر طاقت انتظار داری

اے یاد لبیم یا روداری
روزے برسی بصل حافظ

تا راہ ہیں نہاشی کے راہ بر شوی
یاں اے سپہ کبوش کہ رو بہ بر شوی
بانتہ کر آفتاب فلک خو بہر شوی
در راہ ذوالجمال چو بے پاؤں شوی
باید کہ خاک درگاہ اہل بصر شوی

اے بے خبر کوش کہ حصہ خبر شوی
در مکتب حقائق پیش ادیب عشق
مگر تو بر عشق حق بدل و جانت یافت
از پلے تا سرت ہمہ نور خدا شود
گر در سرت ہوئے وصال است حافظ

دل بے تو بجاں آمد وقت است کہ زانی
وے یاد تو ام مولش در گوشہ قنہائی
کز دست بخوابد شد پایاں سکیبائی
در یاب ضعیفاں را در وقت توانائی
لطف انچه تواندیشی حکم انچه تو فرمائی
کفر است دین مذہب خود بینی ذوق مائی
رخسارہ کہس نمود آن شاید ہر جانی

اے باد شہِ خواباں داد از غم تنہائی
اے درد تو ام دریاں در سہنہ کامی
مشتاقی و مہجوری دور از تو چہ غم کرد
دام گل این بہستان شاداب نمی ماند
در درازہ قنوت مانقظہ پر کاریم
تکر خور و رستے خود در عالم بندہ نیست
یار بکہ پناں گفت این نکاتہ کہ در عالم

در فکر است تو پناہ صد حکمت استی
مارا چگونہ ز بہر دعوائے بگینا ہی
رخش ز خجست منما باز آ بعد ز خواہی

اے از رخ تو پیدانوار پادشاہی
جلے کہ برق عصیان بر آدم صفی زد
حافظ چو دوست از تو گاہ می فرنام

ایدل آں بہ کہ خراب از مے گلگلیں باشی
سبے زرد گنج بصد حشمت قاروں باشی
در مقامے کہ صدارت بفقیراں بخشند
چشم دردم کہ بجاہ از ہمہ افروز باشی

<p>درخود از گوهر حبشید و فریون باشی شرط اول قدم آنست که بمجنون باشی تا چمند از غم ایام جگر خوں باشی یا بیج خوشدل نه پسندد که تو خرون باشی</p>	<p>تاج شاهی طلبی جو هر ذاتی بنمسا در ره منزل لیلے که خطر باست بجاں ساختن کوش کن و جوعه بر افلاک فشاں حافظ از فقر کن ناله که گر شعر اینست</p>
<p>اسباب جمع داری و کارے نمی کنی بازے چنین بدست دشمن کارے نمی کنی در کار ر زنگ و بونے کارے نمی کنی ایدل تو این سالک باسے نمی کنی مگر کلبش خنجر خارے نمی کنی</p>	<p>ایدل بکوی عشق گذارے نمی کنی چو گمان کام در کف و گوے نمی زنی این فون که موج میزند اندر جگر چرا گرد گیران بجاں غم جانان خریدہ اند ترسم کزین چمن نه بری آستین گل</p>
<p>و اب خضر ز نوش لبانت کنایتے</p>	<p>اے قصه بهشت ز کویت حکایتے</p>
<p>لطف کردی سایه بر آفتاب انداختی حافظ علامت نشین را در شراب بشتی</p>	<p>ایک براد از خط مشکین نقاب انداختی از فریب ترس محمدر و چشم می پرستی</p>
<p>گر ترا عشق نیست مزدوری</p>	<p>ایک دایم بخوابش مغزوری</p>

روئے زرد است و آہ درد آلود	عاشقان را گواہ رنجوری
رنج مارا کہ تو اں برد بیک گوشه چشم	شرط انصاف نباشد کہ مرا و اندکشی
نقل بر جور کہ از خلق کریمت گویند	قول صاحب غرضانست تو اینها کنی
بر تو گر جلوه کند شایه رماے زاهد	از خدا جز مے دمشق نماند کنی
اے کہ در کئے خرابات تنگ داری	جم و قوت خود می ار دست بجا میداری
کاسے گر میطلبد از تو غریبے چه شود	توئی امروز دریں شهر کہ مے داری
اے کہ بھوری عشاق روانی داری	بند گال را ز بر خویش جدا میداری
تو بتقصیر خود افتادی ازین در محروم	از کہ می نالی و فریاد چرا میداری
ایدل خام طمع شرے ازین قصه بدار	کار نا کردہ چه امید عطا میداری
حافظا عادت خواباں ہم جو رہست و جفا	تو کہ زین طائفه امید وفا میداری
ایں خرقہ کہ سن دارم در رہن شرب آلود	وین دفتر یعنی غرق مے ناب اولی
سن حال دل زاهد با خلق نخواهم گفت	کاین قصه اگر گویم اچنک رباب اولی
چوں پیر شدی حافظ از سیکد و بیرون	رنزی ہو سنا کی در عهد شباب اولی

<p>تا بجز میر دور پنج و خود پرستی بیماری اندریں غم خوش ترزندستی سہل است تلخی سے در جنب ذوقِ مستی اے کوئے آستیناں تلمکے دراز دستی با کافراں چہ کارست گربست لئی پرستی</p>	<p>با مدعی گویند اسرار عشق و مستی با ضعیف و ناتوانی پھول نسیم خوش بابت خار ارجہ جاں بکا ہر گل عذراں بخواہد صوفی پیالہ پیاز اہد قرابہ پر کُن در حلقہ و مناعہ دوش آں سپر چو خوش گفت</p>
<p>کہ حجت باشد از و غیر او تمنائے</p>	<p>فراق و وصل چہ باشد رضا دوست طلب</p>
<p>کہ دارم ہچچناں امید داری کہ مستی خوش تر است از ہوشیاری کہ کردم تو یہ از پرہیز گاری</p>	<p>مہروز اہد با مہر کہ داری مراد رشتہ دیوانگاں گش بہ پرہیز از من اے صوفی بہرہیز</p>
<p>خوں خوری گر طلب روزی نہادہ کنی حالیا فکر سب کو کن کہ پر از بادہ کنی عیش با آدمی چہند پر یزادہ کنی مگر اسباب بزرگی چہ آمادہ کنی اے بسا عیش کہ با بخت خدا دادہ کنی</p>	<p>بشنو این نکته کہ خود را ز غم آزادہ کنی آخر الامر گل کو نہ گراں خواہی شد جہد نہا کہ در ایام گل و عہد شباب بتکیہ بر جالے بزرگاں نتوان زد بگزاف کار خود گر سجدہ باز گذاری حافظ</p>

<p>علی کے گنہگار آفریدہ کے بقول سطرید و ساقی بقول دہلوی</p>	<p>بصورتِ بلبل و قمری اگر نوشی ہے خزینہ داری میراثِ خوارگانِ کفر است</p>
<p>بفراغِ دل زمانے نظر سے ہمارے یہ ازاں کہ چتر شاہی ہمہ روز ہائے ہوئے کمن اسے صبا مشوش سر زلفِ آں پری را کہ ہزار جانِ حافط بقدر اسے تیار ہوئے</p>	
<p>بگرفت کا حسرت چوں عشق من کما ہے خوش باش زانکہ بنو دایں ہر درازد آئے آندم کہ باتو با شتم یک سال ہست روز سے واندم کہ بے تو با شتم یک روز ہست سالے</p>	
<p>یونانہ دوش درس مقاماتِ حوی ز ہمار دل مند بر سببِ دہوی کجاں عیش نیست در غورِ اوز نگہری پیش کلاہِ خویش بعد تاجِ حسرتی</p>	<p>بلبل ز شاخِ سرو گلبانگ پہلوی جمشید جز حکایتِ جامِ زہاں نبرد خوش فرین بوریا و گدالیٰ خواہ من در ویشتم و گدا و برابرِ مخی کستم</p>

<p>ماہ بکشت یار با نفاس عیسوی کاسے نور چشم من بجز از کشته تند دی کاشفته گشت طره دستار مولوی</p>	<p>این کشتہ عجیب شنو از بخت و از گوی دہقان ساخورده چہ خوش گفت با سپر سایفی مکر و غیفہ حافظ ز بادہ داد</p>
<p>کہ حق صحبت دیرینہ داری کہ با حکم خدائی کینہ داری تو دانی خرقہ پوشینہ داری بقرا آئے کہ اندر رسید داری</p>	<p>تبا با ما گذار این کینہ داری بدرد نراں گوئی شیخ ہشتاد نمی ترسی ز آہ آتشینم ندیدم خوشتر از شعر تو حافظ</p>
<p>کہ ہم بیادہ توان کرد دفع مخوری کہ از مودم و سودے نہ داشت میخوری دین آئندہ ز بد و صلاح دستوری اگر تو عشق نداری ہر وہ سعذوری مگر بدانکہ کشیدہ ہست محنت دوری</p>	<p>بیار بادہ و یازم رہاں زرنجوری ز سحر غزہ قنارِ خویش غرہ مباح بیک فریب بردام عنانِ خویش از دست بغشقت زندہ بود جانِ مردِ صاحب دل بہر کسے نتوان گفت رازِ دل حافظ</p>
	<p>بکش جملے رقیباں مدام و دل خوش دار کہ سہل باشد اگر یار مہرباں داری</p>

از صاحب

تو مگر بربل جوئے رہوس نشینی
صبر بر جورِ رقیباں چہ کنم گر نہ کنم
عجب از لطف تو اے گل کہ لکینی اخار
جیفم آید کہ خرامی بنما شاے چمن
گر امانت بسلا مت بر برم بکے نیست
سخن بیغرض از بندہ نخلص بشنو
نازیغے چو تو پاکیزہ رخ و پاک نهاد

ور نہ ہر فتنہ کہ بینی ہمہ از خود بینی
عاشقاں را بنود چارہ بجز مسکینی
خامہ مصاحبت وقت دراں می بینی
کہ تو خوش تر ز گل و نازہ تر از شربینی
بیدی سهل بود گر بنود بے دینی
ایکے منظور بزرگانِ حقیقت بینی
مہتر آنست کہ مردم بد نشینی

جاں فدائے تو کہ ہم جانی ہم جانانی
سر سری از سر کوئے تو نیارم برخاست
خام را طاقت پروانہ پر سوختہ نیست
کاش کہ دند رقیبان تو سر دل من
وہ قہم زلف تو دیدم دل خود را روی

ہر کہ شد خاک دلت رست از سرگردانی
کار و دشوار نگیرند بدیں آسانی
ما ز کال را ز سر دشوہ جان افتانی
چند پوشیدہ بماند خبر پہانی
گفتش چوئی و چوں میر ہی لے زمانانی

ق

گفت آری چہ کنم گر نہ بری شکستن
راستی حد تو حافظ بنود صحبت ما

ہر گدرا بنود مرتبہ سلطانی
بس اگر بر سر این کوئے کئی سگبانی

حافظ مقیم درگہ او باش و عیش کن
کاند رہشت بہتر ازین گوشہ نسبت جائے

چوں در جهان خوبی امروز کا نگاری
شاید کہ عاشقان را کلمے ز لب بر آری
ماندہ ایم و عاجز تو خواجہ و وفا در
گر می گشتی بزورم و رمی گشتی بزاری
دکانِ عاشقی را بسیار مایہ باید
دلہائے ہیچو آتش چشماں رو دباری
آخر ترجمے کن بر حال زار حافظ
تا چند نا امید می تا چند خاکسار ی

چہ بودے ارغول آں مہرباں بودے
کہ کارمانہ چنین بودے ارچھاں بودے
اگر نہ دائرہ عشق راہ بر بستے
چونقطہ حافظِ بیدل در اں میاں بودے

چہ تاملی کہ ز مسترا قدم ہمہ جانی چہ صورتی کہ ہیچ آدمی نہی مانی

خوشتراز کوئے خرابات نباشد جائے
مگر بہ پیرانہ سرم دست دہد مادائے
بادب باش کہ ہرگز نہ تواند گفتن
سمن دیر مگر برہمن دانا ہے
رحم کن بر دل مجروح و خراب حافظ
ز انکہ بہت از پے امروز یقین فردائے

در کوئے عشق شوکتِ شناہی بخی خزند
اقبالِ بندگی کن و دعوائے چاکری
سلطان و فکر لشکر و سودائے تلج و گنج
در دیش و امن خاطر و گنج قلندری
ایک حرفِ صوفیانہ گویم اجازت است
اے نور دیدہ صبح یہ از خاکِ داوری
در ہمہ دیر مغاس نیست چمن شیدائے
خرقہ جائے گرو بادہ و دفتر جائے

کرده ام تو به بدست صنم باده فروزش
 که دگرے نخورم بے مرغ بزم آراے
 جو یہاں ستم از دیدہ بد اماں کہ مگر
 در کنارم نبشاند سہی بالاے
 نرگس از لاف ز داز شیوہ چشتم تو مرغ
 نزد اہل نظر از پے نا بیناے
 این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحر گمی گفت
 بردر میکدہ بادت دئے ترساے
 مگر مسلمانن ہمیں است کہ حافظ دارد
 آہ گراز پے امروز بود فرداے

فروخت یوسف مصری بکبری ثمنے
 چرا بگردن حافظ غنی نہی رسنے

ہر آنکہ کنج قاعدت بگنج دنیا دار
 شیندہ ام کہ سگاں را فدا دہمی بندی

آپ خضر نصیبہ اسکندر آمدے

فیض ازل بزور و زرار آمد بیدست

دارد ہزار عیب و ندارد نقصے

حافظ مدار امید فرج از مدار چرخ

کیسے دسیم و زرسنیک، بیاید پردا خفت
 زبیں تمنا کہ تو از سیمبرال می داری

ز ال می صاف کز و پنجه شود هر خامی
 اگر چه ماه رمضانست بیاور جا می
 روزه هر چند که همان عزیز است دلا
 رفتنش مویتنے دال شد نش الفامی
 مرغ زیرک بدر صومعه اکون نه پرد
 که نهاده است بر مجلس و غفلت دمی
 محک از زاهد بدخوچه کنم رسم اینست
 که چو صبح بدید در پیش افتد شامی
 کو حریفی که شب و روز می صاف کشد
 بود آیا که کند یاد زد آشامی

طیب راه نشین درو عشق نشاند
 برو بدست کن ای مرده دل میخ دمی

دوام عیش و تنعم نہ مشیوہ عشق است
اگر معاشرہ ملی بنوش جام غم
سزائے قدر تو شنا با بدست حافظ صیت
بجز نیازِ مشبہ یا دعائے صیحدے

حافظ دگر چہ می طلبی از نسیم دہر
مے می چشی و طرہ دلدار می کشی

من نگویم چہ کن از اہل دلی خود تو بگوئے
دل آلودہ صوفی بنے ناب بشتوئے
بیخ بیکلی نشان ورہ تو فین تیکوئے
آفریں بر نفست باد کہ خوش بردی بگوئے

ساقیا سایہ ابرست ہمار و لب جوئے
بوئے بیک رنگی ازین قوم نیاید بر خیز
شکر ایزد کہ دگر بار رسیدی بہ بہار
گفتی از حافظ ما بوئے ریامی آید

دوام و نیز ولبر مرد وئے نجام مے
تا حد حین و شام و با قصار و مے

فردا شراب کوثر و عودار بر کماست
حافظ حدیث سحر فریب خوشست

سحر بامداد میگفتم حدیث آرزو مندی
خطاب آمد کہ دانش شد با لطافت خداوندی

قلم را آں زباں نبود که عشق گوید باز
 و راءِ حدِ تقریب است شرح آرزو و مندی
 دل اندر زلفِ لیلی بند و کارِ عشق مجنون
 که عاشق را زیال دارد و مقالاتِ خرد و مندی
 دریں باز اگر سود است یاد ویش خرسند است
 خدایا منعم گرداں بد رویشی و خرسندی
 ز شعرِ حافظ شیرازی گویند و می رقصد
 سیبِ چشمانِ کشمیری و زکاتِ سمرقندی

ق

همی گفت این معما با قرینے
 که در شب بیشه بماند ار یعنی
 چه خاصیت دهد نقش بگنجینه
 مالِ حالِ خود از پیشِ بینے

سحر که ره روی در سر زینے
 که اے صوفی شراب آنکه بود فنا
 گرانگشت سیمانی نباشد
 درِ خانه بگشتا تا به پرِ رسم

سحر مبالغه می خواند بد و لطف اهی
 گفت باز آئے که دیرینه این درگاه اهی

پنجو جم جوعہ مے کش کہ ز سب ملکوت
 پر تو جامِ جہاں میں دہرت آگاہی
 باگدایان در میکدہ اے سالکِ راہ
 بادب با سن گراز ستر خدا آگاہی

ق

بر در میکدہ زندان قتلند رہا بشند
 کہ ستانند و دہند افسرِ شائستہا ہی
 خشت زیرِ سر و بر تارکِ بہت اختراہے
 دستِ قدرت نگر و منصبِ جہاں جا ہی
 اگر ت سلطنتِ فخرِ بختِ نداے دل
 کمترین ملکِ تو از ماہ بود تا ما ہی
 قطعِ این مرحلہ بے ہمراہیِ خضرِ کن
 ظلماتِ است بترس از خطرِ گمراہی
 تو در فقرِ ندانی زدن از دستِ مدہ
 مسندِ خواہگی و مجلسِ تو را نشاہی
 اے سکندِ نشینِ و غمِ بیہودہ مخور
 کہ بختِ تیرا آبِ حیات از شاہی

حافظ خام طمع شرے ازیں قفصہ بیدار
عملت چیت کہ مرموش دو جہاں منجھسی

ز کوئے مغاں روگرداں کہ آنجا
فروشدند مفتاح مشکلاشتائی
مے صوفی انگن کجا می فروشدند
کہ در تاجم از دست زہر ریائی
مرا گر تو بگذاری اے نفس طامع
بسے پادشاہی کنم در گدائی
بیاموزمت کیمائے سعادت
ز ہم صحبت بد جدائی جدائی
مکن حافظ از جوہر گردوں شکایت
چہ دانی تو اے بندہ کار خدائی

صدائے چنگ و نوشاوش ساقی
دلے گے گے سزاوار طلاق
بگلاب گے جوانان عراقی

جوانی بازمی آرد بیا دم
عروسی بس خوشی اے دختر رز
خرد در زندہ رود اندازو مے نوش

سَوَى تَقْبِيلِ خَدَّاهُ عِنْتَانِ قِي

قَمَّهَانِ الشَّيْبِ مِنْ كُلِّ الْعَدَّارِي

در طریق عشق با زمی اسن آسائش خطا است
ریش باد آں دل کہ باد رو تو جوید مرہے
اہل کام دنا ز را در کوئے رنزاں راہ نیست
رہوے باید جہاں سوزے ز خامی نیخے

شہر بست پز طریقاں از ہر طرف نگارے
یاراں صلائے عشق است گرمی کشید کایے
بے بغیش است بشتاب وقت خوش است دیار
سلے دگر کہ دارد امید نو بہارے
چوں ایں گرہ کشایم دیں راز و انہایم
دردے و صعب دردے - کاری سخت کایے

صبا تو نکمت آں زلف مشکبو دا - ری
بیادگار بمانی کہ بوئے او داری

نوای طبلت اے گل کجا پسند افتد
 کہ گوش ہوش برغان ہرزہ گو داری
 دعاش گفتم و خنداں بزیربا میگفت
 کہ کیستی تو وایا ماچہ گفتگو داری
 بکینجہ در سر حافظ مجھے گو ہر عشق
 قدم بروں نہ اگر میل جستجو داری

ساقی ہوش باش کہ غم در کین ماست
 مطرب نگاہ دار ہیں رہ کہ میز فی
 مے دہ کہ سرگوش من آور و چنگ گفت
 خوش باش و بند بشتوازیں پیر منحنی
 ساقی بے نیاز می یزدان کہ مے بیار
 بابلشومی ز صید ست منحنی ہوا لحنی

طفیل ہستی عشقند آدمی د پری
 ارادتے ہما تمنا سعادتی بہ بری

<p>چرا گوشت و چشمتے بمانی نگری دعائے نیشبے بود و گریه سحری</p>	<p>دعائے گوشت و نشیناں بمانی گرداند مرا ازین ظلمات آنکه رہنمائی کرد</p>
<p>اے پسر جام میم ده که به پیری بری شاهبازان طریقت به شکا رنگی حیف باشد چو تو مرغی که اسیر قفسی دل بر آتش بنهادم ز پی خوش نفسی</p>	<p>عمد شنت به بیجاصلی و بو الهوسی چه مشکهاست درین شهر که قانع شده اند بال یکشا و صغیر از شجر طویله زن سایچو بحر فتنه دامن جانان گیرم</p>
<p>ترسم ندی کامم و جانم بستانی</p>	<p>گفتی که دهم کامت و جانم بستانی</p>
<p>که بکوئے میفر و شاں دو هزار جم بجای هزار بار بهتر از هزار پنجه غلات که بصاعتی نداریم و فکند ایم دای که چو مرغ زیرک افتد نفند هیچ دای که چو بنده کمتر افتد بمبار کی غلامی که چنین کشنده را نکشد سن انتقالی</p>	<p>که برد به نزد شاهاں زمین گدا پیامی اگر آں شراب خام است - اگر آں بختی تو که کیمیا فروشی نظرے قلب ما کن زهریم بیگلر اے شیخ - بدانهای تسبیح سر خدمت تو دارم بخرم - هیچ مفروش بخشای تیغ زگاں و بریز خون حاقط</p>

<p>مُخَوَّاهِ گِلِ افشاں کن از دهر چه میجوی امروز که بازار است پر بوشن پیدار است هر مرغ بدستلے در گلشن شاه آمد</p>	<p>این گفت سحر که گل - بلبل تو چه میگوئی در یاب و دهنه گنجی از مایه نیلویی بلبل بنوا سازی حافظ بدعا گوئی</p>
<p>نوبهار است در آن کوشن که خوشدل باشی چنگ در پرده ہی می هدایت پند و لے من نگویم که چه کنی با که نشین چه نبوش در چمن هر ورق ز دفتر حال دگر است مگر چه را نیست پیر از بیم تا بر دست نقد عمرت به بر دغصه دنیا بگراف</p>	<p>که بسے گل بد مد باز و تو در گل باشی و غطت آنگاه دهد سود که قابل باشی که تو خود دانی اگر زیرک و حافل باشی حیف باشد که ز حال هم غافل باشی رفتن آسالم بودار و آفت منزل باشی گر شب و روز درین قصه باطل باشی</p>
<p>جان و دل تو حافظا بسند دایم آید</p>	<p>اے متعلق نخل دم مزین از مجردی</p>
<p>نوش کن جام شراب یکمنی دل بے بر بند تا مردان ز دار</p>	<p>تا بدای بیخ غم از دل بر کنی گردن ساوس و تقوی بشکنی</p>
<p>من ار چه حافظ شرم جے نمی ازم</p>	<p>مگر تو از کرم خویش یا رمن باشی</p>

ہوا خواہ تو ام جانان می اغم کہ می دانی
 سلامت گرچه دریا بد ز راز عاشق مشتاق
 ملک در سجده آدم زمین بوس تو نیست
 بینش زلف و صوفی را باز می قضا
 کشاد کا مشتاقاں و راں ابرو دلبند
 امید از بخت میدارم کہ بکشایم کمر بند

کہ ہم نا دیده می بینی و ہم نوشتہ می خوانی
 نہ بنید چشم نابینا خصوص اسرار پنهانی
 کہ در حسن تو چہ ترسے یا فتنہ غیر از طور انسانی
 کہ از ہر رقصہ نقش ہزاراں بت ہفتشانی
 خدا را یک نفس با ما گرہ بکش از پیشانی
 با آں شریکہ خاطر را ازین سکس زنجانی

گرچه دوریم بیاد تو قیج می نوشیم

بعد منزل نہ بود در سفر و وحانی

ز کوئے یاری آید نسیم باد نوروزی
 ازیں باو ار مدد خواہی چراغ دل بر فروزی
 چو گل گر خورده داری خدا را مرغب عشرت کن
 کہ قاروں را غلطا داد سودا ز راندوزی
 سخن در پردہ میگویم چو گل از پردہ بیدل آئے
 کہ بیش از پنج روزے نیست حکم میروزی
 مے دارم چو جاں صافی و صوفی میلند عیش
 خدا یا تیج عاقل را مبادا بخت بد روزی

جدا شد یا ریشیریت کنوں تنہا نشیں اید
 کہ حکم آسمان نیست اگر سازی و گسوزی
 بچوب علم نتوان شد ز اسباب طرب محروم
 بیا ز اہد کہ جاہل را ز یادہ میسر دوزی
 ندانم نوحہ قمری بطرف جو باران چیست
 مگر اذینر بچوں غم دارد سس شمار و زنی
 بہ لب تال رزمہ از بلبل طریق غشنگیری
 بجلس آئے کہ حافظ سخن گفتن بیا سوزی

مبارک ساعیے بودے چہ خوش بدی اگر کہ
 اگر طوطی طبعش باز لعل او تکر بودے

بوعلمش گرامر و زبہن ہجران فرصتے بودے
 ز گفتے کس بشیرینی چو حافظ شعر در عالم

ختم شد

نظامی پریس کی جدید مطبوعات

اردو دیوان غالب کا پاکٹ ایڈیشن :- کاغذ چمکا ولایتی نہایت خوشخط غالب کا نوٹ اور سوانح عمری کے علاوہ ان کے خط کا عکس بھی شامل ہے مولانا نظامی بدایونی کی شرح ہر صفحہ کے آخر میں دی گئی ہے وہ اشار اور تعلیمات بھی اس ایڈیشن میں بہم پہنچائی گئے ہیں جو رد و بدلہ ان میں نہیں ملتے۔ اس ایڈیشن کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کا مقدمہ ڈاکٹر سید محمود پٹی ایچ ڈی نے لکھا ہے جس میں جدید ملکی خیالات کو مد نظر رکھ کر شاعری کو وہ نکات بیان کیے ہیں جن سے اردو لہجہ پر اب تک محروم تھا۔ بارول کلامتہ کی جلد قیمت دور و پیہ آٹھ آنہ فی جلد علاوہ محصول اک

نکات غالب

مرزا اسد اللہ خاں دہلوی کی خود نوشتہ سوانح عمری - تقوٰت اخلاق اور شاعری کے متعلق وہ نکات جو انہوں نے وقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں کو بتائے اور ان کے دیکھنے لگانے مع نوٹ مرزا غالب مجلد عدد علاوہ محصول

المشترک

منہج نظامی پریس بدایوں

تنقید لسان الغیب

✱

دیوان حافظ کی مکمل ترین اردو شرح "لسان الغیب" کے نام سے جناب میر ولی اللہ صاحب بی اے وکیل اسیٹ آباد نے چار جلدوں میں شائع کی ہے۔ اس شرح کی مکمل تنقید مولوی ابوالحسن صاحب صدیقی بدایونی نے سال ۱۹۱۶ء میں اور اس کے بعد رسالوں اور اخبارات میں لکھی تھی۔ وہ تمام تنقیدی مضامین رسالے کی صورت میں چھپکر تیار ہو گئے ہیں۔ اس تنقید میں شرح اور متن کی غلطیوں کی اصلاح کی گئی ہے۔ جو لوگ لسان الغیب کو خرید چکے ہیں۔ ان کے لیے ضرورت ہے کہ وہ اس رسالے کو اپنے کتب خانہ میں جگہ دیں۔ قیمت آٹھ آنہ فی جلد علاوہ محصول ڈاک

المشتہق تھکر

بیچر نظامی پریس بدایوں

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔
